معارف مهدوی عج

تالیف و تنظیم کتاب: سید تعلیم رضا جعفری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معارف مھدوی (عج)

تالیف و تنظیم کتاب سید تعلیم رضا جعفری

کلاسز و علمی مقابلے کا انعقاد سیدہ نہاں خاتون نقوی

زیر نگرانی کریمہ فاؤنڈیشن

KAREEMA FOUNDATION

اظہار تشکر

- خداوند عالم کی بارگاہ میں حمد و شکر ہے اور حضرات معصومین (علیہم السلام) خاص طور پر حضرت امام زمانہ (عج) کے لطف و کرم پر ناز ہے کہ ایام اعیاد رجب و شعبان کے موقع پر (یعنی 20 رجب المرجب سے ۲۰ شعبان المعظم) "معارف مہدوی (عج) کلاسز" کے عنوان مختلف موضوعات اور مسائل کو آپ کے سامنے پیش کیا گیا تھا اور آپ نے ان کلاسوں میں شرکت فرما کر ہمیں شکریہ کا موقع دیا۔
- یہ کتاب "معارف مہدوی (عج) کلاسز" کی روزانہ کی کلاسز کے مضامین کا مجموعہ ہے جس کو انعامی مقابلے میں شریک ہونے میں آسانی کے لئے ایک ساتھ جمع کیا گیا ہے۔

فهرست مطالب

1- معرفت امام زمانہ (عج) کی ضرورت؟ (پہلا حصہ) 1

2- معرفت امام زمانہ (عج) کی ضرورت؟ (دوسرا حصہ) 4

3- معرفت امام زمانہ (عج) کی ضرورت؟ (تیسرا حصہ) 6

4- معرفت امام زمانہ (عج) کی ضرورت؟ (چوتھا حصہ) 8

5- معرفت امام زمانہ (عج) کیا ہے؟ 10

6- معرفت امام زمانہ (عج) کی اکتسابی معرفت؟ (پہلا حصہ) 12

7- امام زمانہ (عج) کی اکتسابی معرفت (دوسرا حصہ) 14

8- امام زمانہ (عج) کی اعطائی معرفت (پہلا حصہ) 16

9- امام زمانہ (عج) کی اعطائی معرفت (دوسرا حصہ) 19

10- امام زمانہ (عج) کی معرفت کے چار پہلو (پہلا حصہ) 22

11- امام زمانہ (عج) کی معرفت کے چار پہلو (دوسرا حصہ) 24

12- رہبران الہی کے اوصاف و کمالات کے وارث 26

13- مہدی (عج)، آل محمد (ع) سے ہیں 30

14- امام مہدی (عج) اور مقام ہدایت 32

15- امام مہدی (عج)، خاتم الائمہ ہیں 34

KAREEMA FOUNDATION

16-امام مہدی(عج)، دین الٰہی کو ظاہر کرنے والے 36
17-امام مہدی(عج)، مظلوموں کے خون کا انتقام لینے والے............. 38
18-امام مہدی(عج)، ظالموں کے قلعوں کو فتح کرنے والے............. 41
19-امام مہدی(عج)، شرک و نفاق کا خاتمہ کرنے والے ہیں 43
20-امام مہدی(عج)، فیوض و برکات الٰہی کا واسطہ.....................45
21-صاحبان فضل اور جاہلوں کے ساتھ امام مہدی(عج) کا سلوک 47
22-امام مہدی(عج)، خدا کے منتخب اور تمام علوم کے وارث 49
23-امام مہدی(عج) خدا کی جانب سے "مخبر" اور "مشیّد" ہونگے 52
24-امام مہدی(عج) "رشید» اور "سدید» ہیں 54
25-امام مہدی(عج) صاحب اختیارات ہیں 56
26-امام مہدی(عج) کے بارے میں بشارتیں 58
27-امام مہدی(عج) آخری حجت اور صاحب حق و نور 60
28-امام مہدی(عج) سب پر غالب رہیں گے 63
29-امام مہدی(عج)، حجت و نور الٰہی ہیں 65
30-امام مہدی(عج)، ولی و حاکم و امین الٰہی ہیں.........................68

KAREEMA FOUNDATION

1- معرفت امام زمانہ(عج) کی ضرورت؟ (پہلا حصہ)

امامت و ولایت کے سلسلے میں جب بھی کسی بحث و گفتگو کی بات آتی ہے تو سب سے ابتدائی اور بنیادی سوالوں میں سے ایک سوال یہ ہوتا ہے کہ آخر امام کی معرفت اور شناخت کی کیا ضرورت ہے؟ ہم کیوں امام وقت کو پہچانیں؟ اور امام کی معرفت و شناخت کے کیا فائدے ہیں؟

آج کی کلاس میں امام وقت کی شناخت و معرفت کے حوالے سے کچھ اہم دلائل اور فوائد کا ذکر کیا جارہا ہے

۱۔ حضرت امام علی علیہ السلام کاارشاد ہے کہ «انّ قیمہ کلّ امریء و قدرہ معرفتہ» ہر شخص کی قدر و قیمت اس کی معرفت و شناخت کے برابر ہوتی ہے۔ (بحار الانوار، ج 2، ص 184) اس حدیث کی روشنی میں جب ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت یااس کے نمائندوں کی معرفت جتنی زیادہ حاصل کریں گے ہماری قدر و قیمت بھی اتنی ہی زیادہ ہوگی۔

۲۔ پیغمبر اکرم (ص) کا مشہور و معروف ارشاد ہے کہ « من مات لا یعرف امامه مات میته جاهلیه» (نعمانی، غیبت، ص ۱۲۹) اسی حدیث کی توضیح و تشریح میں ائمہ علیہم السلام سے متعدد حدیثیں بھی بیان ہوئی ہیں جیسے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا "جاہلیت کی موت سے مراد کفر و نفاق اور گمراہی کی موت ہے" (اصول کافی، ج 1، ص 377، ح 3)۔ اسی طرح امام حسن عسکری (ع) نے فرمایا کہ "میرا بیٹا میرے بعد امام اور حجت خدا ہے جو شخص اس کی معرفت و شناخت کے بغیر مر جائے وہ جاہلیت کی موت مرے گا"۔ ظاہر سی بات ہے جب امام کی معرفت و شناخت نہیں ہوگی تو انسان جاہلیت یعنی کفر و نفاق و گمراہی کی موت مرے گا اور ایسے شخص کا ٹھکانا جہنم ہی ہوگا۔

KAREEMA FOUNDATION

3- امام وقت کی معرفت دین خدا سے متصل رہنے اور گمراہ نہ ہونے کی ضمانت ہے
جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ایک روایت کے ذیل میں جناب زرارہ نامی صحابی کو امام وقت کی معرفت کی ضرورت کے بارے میں اس طرح دعا کرنے کی تعلیم فرماتے ہیں کہ

«اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ نَبِيَّكَ اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي رَسُولَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي رَسُولَكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي»

یعنی خدایا تو خود مجھے اپنی معرفت عطا فرما اگر تو اپنی معرفت مجھے عطا نہیں کرے گا تو میں تیری نبی کی معرفت حاصل نہیں کر پاوں گا۔ خدایا تو مجھے اپنے رسول کی معرفت عطا فرما، اگر تو مجھے اپنے رسول کی معرفت عطا نہیں کر دے گا تو میں ترے حجت و امام کی معرفت حاصل نہیں کر پاوں گا اور اگر میں تیرے حجت و امام کی معرفت حاصل نہیں کر پاوں گا تو تیرے دین سے منحرف ہو جاوں گا۔ (اصول کافی، ج ۱، ص ۳۳۷؛ کمال الدین، ج ۲، ص ۳۴۳)

4- جب تک ہم خدائے متعال اور مرکز امامت و ولایت سے متصل رہیں گے تب تک کائنات کا ہر ذرّہ ہماری بہتری اور بھلائی اور ہدایت و رہنمائی کے لئے کام کرے گا لیکن جب ہم اس مرکز سے جدا ہو جائیں گے شیطان سے لیکر ہر چیز ہماری گمراہی کا باعث بنیں گے اور ہمیں خراب کر دیں گے جس طرح ایک پھل جب تک درخت سے جڑا ہوتا ہے سورج کی گرمی، ہوا، پانی، زمین سب اس کی بہتری کے لئے کام کرتے ہیں لیکن جیسے ہی وہ درخت سے جدا ہو جاتا ہے یہی چیزیں اس کے جلد سے جلد خراب ہونے اور اس کی تباہی کا کام کرتے ہیں۔

۵- امام وقت کی شناخت و معرفت کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان جتنا زیادہ اپنے وقت کے امام سے آگاہی رکھے گا۔ معرفت حاصل کرے گا اتنا زیادہ امام سے نزدیک رہے گا۔ امام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا فیض و کرم اور خود امام کی مہربانی اس کی زندگی میں شامل ہوگی۔ اور ایسا

KAREEMA FOUNDATION

شخص بالکل اسی طرح ہوگا جیسا ظہور کے بعد امام کے خاص اصحاب آپ کے ساتھ ہونگے جیسا کہ روایت میں آیا ہے کہ "امام زمانہ عج کی معرفت کے ساتھ دنیا سے جانے والا شخص بالکل ویسا ہی ہے جیسے ظہور کے بعد آپ کے لشکر میں اور آپ کے ساتھ رہنے والا شخص ہوگا" (اصول کافی، ج ا، ص ۳۷۱).

KAREEMA FOUNDATION

2- معرفت امام زمانہ (عج) کی ضرورت؟ (دوسرا حصہ)

معرفت امام زمانہ (عج) کی کیا ضرورت ہے؟ اس سلسلے میں گذشتہ کلاس میں ۱۵ اہم دلیلوں اور فائدوں کا ذکر کیا گیا تھا۔ آج مزید اس سلسلے میں کچھ اور دلیلوں اور فائدوں کا ذکر کیا جارہا ہے

۶۔ معرفت امام کے ذریعہ انسان کی خلقت کا مقصد پورا ہوتا ہے۔ یعنی خداوند عالم نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ "ہم نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے" [سورہ ذاریات، آیت ۵۶]۔ اس آیت کے حوالے سے حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ "اے لوگوں اللہ تعالیٰ نے بندوں کو معرفت کے لئے پیدا کیا ہے اور جب اللہ کی معرفت ہوگی تب ہی اس کی عبادت کی جاسکتی ہے اور جب انسان صرف اللہ کی عبادت کرے گا تب ہی وہ غیر اللہ کی عبادت سے بے نیاز ہو جائے گا" جب لوگوں نے امام سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کیا ہے؟

تو آپ نے فرمایا اپنے زمانے کے امام کی معرفت حاصل کرنا جس کی اطاعت کرنا واجب ہو۔ [بحارالانوار، ج ۲۳، ص ۸۳]۔ اس حدیث کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ اپنے وقت کے معصوم امام کی معرفت حاصل کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی واقعی معرفت اور پہچان ہو سکتی ہے اور جب واقعی طور پر انسان اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرے گا تب ہی اس کی عبادت کرسکے گا اور اپنی خلقت و پیدائش کے مقصد سے نزدیک ہو سکتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی شناخت و معرفت کے لئے وقت کے امام کی معرفت ضروری ہے۔

KAREEMA FOUNDATION

۷۔ ایمان کے مرتبہ اور مقام تک پہونچنے کے لئے امام وقت کی معرفت ضروری ہے؛ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی جناب ابان بن تغلب نے پوچھا اگر کوئی شخص گذشتہ تمام اماموں کو پہچانتا ہو لیکن اپنے زمانے کے امام کو نہیں پہچانتا ہو تو کیا وہ مومن ہے؟ فرمایا نہیں۔ عرض کیا کیا ایسا شخص مسلمان ہے؟ فرمایا ہاں۔ [کتاب کمال الدین و تمام النعمۃ]۔

اس حدیث کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ "ہر مسلمان مومن نہیں ہوسکتا ہے"۔ "مومن وہی ہے جو تمام اماموں کی معرفت کے ساتھ ساتھ اپنے زمانے کے معصوم امام کی معرفت اور شناخت بھی رکھتا ہو"۔

۸۔ اگر امام زمانہ (عج) کی معرفت نہ ہو تو آخرت میں بھی سخت عذاب انتظار میں ہوگا جیسا کہ امام زمانہ (عج) کے بارے میں ایک زیارت کے جملات میں آیا ہے کہ

«و من عدل عن ولایتک و جهل معرفتک واستبدل بک غیرک، کبّه الله علی منخره فی النار و لم یقبل الله له عملاً و لم یقم له یوم القیامه وزناً».

وہ شخص جو آپ کی ولایت سے دور رہے۔ آپ کی شناخت و معرفت سے جاہل ہو اور کسی اور کو ان کی جگہ امام مانتا ہو، خداوند عالم اس کو اوندھے منھ جہنم میں ڈال دے گا اور اس کا کوئی بھی نیک عمل قبول نہیں ہوگا۔ اور قیامت کے دن اس کی کوئی اہمیت اور اوقات نہیں ہوگا۔ [مفاتیح الجنان، زیارت صاحب الامر]۔

KAREEMA FOUNDATION

3- معرفت امام زمانہ (عج) کی ضرورت؟ (تیسرا حصہ)

9۔جو شخص اپنے وقت کے سچے، حقیقی اور معصوم امام کی معرفت حاصل کرکے اس کی بیعت میں نہیں رہتا ہے۔خداوند عالم اس کو مختلف طرح سے ذلیل اور رسوا کرتا ہے جس میں سے ایک رسوائی یہ ہے کہ ایسا گمراہ شخص ظالم و جابر اور فاسق حاکم کی بیعت کی طوق اپنے گلے میں رکھنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور ذلت کی زندگی گزارتا ہے۔اس سلسلے میں مشہور مثال دوسرے خلیفہ کے بیٹے عبداللہ کی ہے۔جس نے امام علی علیہ السلام سے لیکر امام سجاد {علیہ السلام}میں سے کسی بھی معصوم امام کی بیعت نہیں کی لیکن یہی شخص یزید کے زمانے میں یزید اور اس کی جانب سے معین حاکموں کی بیعت پر مجبور ہوا اور یہاں تک کہ حجاج جیسے ظالم کے ہاتھوں کے بجائے پیروں پر بیعت کے لئے مجبور ہوا۔{ بلاذری، انساب الاشراف، ۱۴۱۷ق، ج۱۰، ص۴۴۷ } اہل سنت کے مورخین نے اس کے بارے میں بیان کیا ہے کہ عبداللہ ابن عمر، عبدالملک کی حکومت کے زمانے میں رات میں حجاج بن یوسف ثقفی کی بیعت کے لئے گیا تاکہ اس کے ہاتھوں پر بیعت کرسکے تاکہ ایک رات بھی بغیر امام اور پیشوا کے نہ رہے۔وہ خود اس روایت کو بیان کرتا تھا کہ پیغمبر[ص] نے فرمایا کہ "اگر کوئی شخص بغیر امام کے مر جائے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے"۔جب وہ حجاج کے پاس جاتا ہے تو وہ ظالم و جابر و متکبر و ستمگار جانتا تھا کہ یہ عبداللہ ابن عمر ڈر اور بے چارگی کی وجہ سے آیا ہے لہٰذا اس نے اس کو ذلیل کیا اور ہاتھوں کے بجائے اپنے بستر سے پاوں باہر نکال کر آگے کر دیا تاکہ عبداللہ اپنے ہاتھوں کو اس کے پاوں پر رکھ کر بیعت کرلے اور عبداللہ بن عمر نے بھی اس کے پاوں پر ہی بیعت کرلی۔[شرح نہج البلاغۃ، ج 13، ص 242؛ الفصول المختارۃ، ص 245، الإیضاح، ص 73]۔

KAREEMA FOUNDATION

مذکورہ بات کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے جو شخص بھی اپنے وقت کے سچے، حقیقی اور معصوم امام کی معرفت حاصل کرکے اس کی بیعت اور حکومت کے سایہ میں نہیں رہتا ہے اس کو ظالم و جابر، متکبر، فاسق و فاجر کی بیعت اور حکومت کے سایہ میں رہنا پڑتا ہے۔ اور یہ بات ہر زمانے کے لئے ہے اور خاص طور پر اس زمانے میں مسلمانوں کے حالات سب سے واضح مثال ہے۔

10۔ امام زمانہ (عج) کی معرفت غیبت کے زمانے میں گمراہیوں سے نجات کا سبب ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت مہدی (عج) کی معرفت کے حوالے سے ایک صحابی سے فرمایا کہ "اپنے امام کو شناخت و معرفت رکھو، اگر اسے پہچان لیا تو ظہور کے وقت جلدی ہو یا دیر سے ہو، تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ " [کتاب غیبت نعمانی، باب ۲۵]۔

KAREEMA FOUNDATION

4- معرفت امام زمانہ (عج) کی ضرورت؟ (چوتھا حصہ)

معرفت امام زمانہ (عج) کیوں ضرروی ہے؟ اس سلسلے میں گذشتہ کی طرح آج کی کلاس میں کچھ دوسری دلیلیں اور فوائد کا ذکر کیا جارہا ہے

۱۱- معصوم اماموں کی شناخت، خاص طور سے امام وقت علیہ السلام کی شناخت و معرفت اعمال کے قبول ہونے کی شرط ہے۔اس سلسلے میں قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ «وَلِلّهِ الْأَسْماءُ الْحُسْنى فَادْعُوهُ بِها وَ ذَرُوا الَّذينَ يُلْحِدُونَ في أَسْمائِهِ سَيُجْزَوْنَ ما كانُوا يَعْمَلُونَ» (سورہ اعراف، ۱۸۰)

"اور اللہ ہی کے لئے بہترین نام ہیں لہٰذا اسے ان ہی کے ذریعہ پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں بے دینی سے کام لیتے ہیں عنقریب انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا"۔

مذکورہ آیت کے حوالے سے پیغمبر اکرم (ص) پنجتن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر چاہتے ہو کہ اللہ سے دعا کرو اور وہ قبول ہو جائے تو ان کے ناموں کے واسطے سے دعا کرو، اس لئے کہ ان کے نام اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ اور محبوب ہیں [الاختصاص، ۲۲۳]۔اسی طرح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

«نَحْنُ وَ اللَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى الَّتِي لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنَ الْعِبَادِ عَمَلًا إِلَّا بِمَعْرِفَتِنَا»۔

خدا کی قسم، ہم اللہ کے اسماء حسنیٰ ہیں۔ بندوں کا کوئی عمل ہماری معرفت اور شناخت کے بغیر قبول نہیں ہوتا ہے۔[الکافی، ج۱، ص ۱۴۳]۔

KAREEMA FOUNDATION

مذکورہ آیت اور حدیثوں کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ ائمہ معصومین علیہم السلام کی معرفت اور شناخت کے بغیر اللہ تعالیٰ کسی عمل اور نیک کام کو قبول نہیں فرماتا ہے لہٰذا وقت کے امام کی معرفت کے بغیر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ہر طرح کا نیک عمل بے فائدہ اور بے کار ہے۔

۱۲۔امام وقت کی واقعی معرفت اور شناخت کے بعد ہی ان کی عدم موجودگی کا شدّت سے احساس پیدا ہوتا ہے اور انسان ان کے ظہور کی دعا کرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام، امام مہدیؑعج سے متعلق دعائے عہد جس کو ہمیشہ پڑھتے رہنا چاہئے، اس کے آخری جملوں میں یوں دعا فرماتے ہیں کہ

«اللّهُمَّ وَ سُرَّ نَبِیَّکَ مُحَمَّداً صَلَّى اللّهُ عَلَیْهِ وآله بِرُؤْیَتِه وَمَنْ تَبِعَهُ عَلَى دَعْوَتِهِ، وَارْحَمِ اسْتِکانَتَنا بَعْدَهُ. اللّهُمَّ اکْشِفْ هذِهِ الْغُمَّهَ عَنْ هذِهِ الْأُمَّه بِحُضُورِهِ، وَعَجِّلْ لَنا ظُهُورَهُ، إِنَّهُمْ یَرَوْنَهُ بَعِیداً وَ نَراهُ قَرِیباً، بِرَحْمَتِکَ یا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ»۔

خدایا۔اپنے پیغمبر (ص) کو اس [مہدیؑعج] اور اس کی دعوت کی پیروی کرنے والوں کے دیدار سے شاد و خوشحال فرما۔ ان کے بعد ہماری بے چارگی پر رحم فرما۔ اے پروردگار۔ [غیبت سے] ظہور کے ذریعہ اس امت کے اس غم و اندوہ کو دور فرما اور ہمارے لئے ان کے ظہور میں جلدی فرما اس لئے کہ دوسرے لوگ ان کے ظہور کو بعید جانتے ہیں اور ہم اسے نزدیک سمجھتے ہیں۔اے سب سے زیادہ مہربانی کرنے والے۔

KAREEMA FOUNDATION

5- معرفت امام زمانہ(عج) کیا ہے؟

آج کی کلاس میں امام زمانہ (عج) کی شناخت اور معرفت کا مطلب کیا ہے؟اس سلسلے میں کچھ اہم باتوں کا ذکر کیا جارہا ہے

1- معرفت عربی زبان میں کسی بات یا چیز کو جاننے اور اچھی طرح سمجھنے کو کہا جاتا ہے۔ لیکن خاص بات یہ ہے کہ معرفت اور عرفان حاصل کرنا ظاہری طور پر چیزوں کا علم حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ معرفت کسی چیز یا بات کی تہہ تک پہونچنے اور اس کے بارے میں غور و فکر کرنے کو کہا جاتا ہے۔[المفردات، ص۵۶۰]۔

2- امام وقت کی معرفت حاصل کرنا اس طرح سے ہونا چاہئے کہ ان کے بارے میں عقیدے اور ایمان میں کسی طرح کا شک نہ رہ جائے۔اور امام وقت کی معرفت بہت اہم مرحلہ ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ

«مَنْ شَکَ فِی أَرْبَعَة فَقَدْ کفَرَ بِجَمِیعِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَبارَکَ وَ تَعَالَی أَحَدُهَا مَعْرِفَةُ الْإِمامِ فی کلِّ زَمَانٍ وَ أَوَانٍ بِشَخْصِهِ وَ نَعْتِه»

جو شخص چار چیزوں کے بارے میں شک کرے گویا اس نے اللہ کے بتائے ہوئے تمام امور کے بارے میں شک کیا،اور اس میں سے ایک امام کی معرفت ہے نام اور صفات کے ساتھ۔

3- امام مہدی [عج] کی معرفت اور شناخت کے بارے میں جب بات کی جاتی ہے تو اس کا مطلب صرف یہ نہیں ہے کہ ہم امام زمانہ[عج] کے بارے میں عمومی معلومات حاصل کرلیں۔ یعنی صرف آپ کا نام و نسب،آپ کے خاندان کے بارے میں،آپ کی عمر کے بارے میں یا آپ کے بارے میں ظاہری معلومات حاصل کرلیں۔ یہ کافی نہیں ہے اور حقیقی طور پر امام زمانہ[عج] کی معرفت نہیں ہے۔

KAREEMA FOUNDATION

4- حدیثوں کی روشنی میں امام زمانہ عج کی حقیقی معرفت کے متعدد مراحل اور گوشے ہیں۔ جن کے بارے میں ہماری معلومات اور دقت و غور و فکر کے ساتھ ان کے بارے میں معرفت حاصل کرنا ہمیں ایمان و عقیدے کے بلند مراتب تک پہونچاتا ہے اور زندگی میں بھی اس کے آثار و برکات حاصل ہوتے ہیں۔

5- پروردگار کا کرم اور فضل ہے کہ اس نے ہمارے لئے اپنی جانب سے معصوم اماموں اور رہبروں کو رکھا ہے لہٰذا ہم پر ضروری ہے کہ ان کی معرفت و شناخت حاصل کریں اور اسی طرح یہ بھی کرم ہے کہ اس نے خود ہی اپنے معصوم نمائندوں کو پہچنوایا ہے اور ہمارے سامنے ان کو پہچاننے کے مختلف طریقے اور ذریعہ رکھے ہیں۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو امام زمانہ عج کی معرفت و شناخت کے مندرجہ ذیل دو اہم ذریعے ہیں

۱۔ معرفت اکتسابی۔ یعنی ہم خود قرآن و احادیث و تاریخ کی کتابوں وغیرہ کو پڑھ کر امام زمانہ عج کے بارے میں معرفت اور شناخت حاصل کریں۔

۲۔ معرفت اعطایی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا و توسل و ذکر و اعمال نیک کے ذریعہ امام زمانہ عج کے بارے میں حاصل ہونے والی معرفت۔

6- اسی طرح احادیث کی روشنی میں امام زمانہ عج کی معرفت کے لئے چار اہم مرتبے اور پہلو پائے جاتے ہیں

۱- امام زمانہ (عج) کی تاریخی اور شخصیت کے اعتبار سے معرفت و شناخت۔

۲- امام زمانہ (عج) کے صفات اور آپ کے برناموں کی معرفت و شناخت۔

۳- امام زمانہ (عج) کے مقام ولایت اور نورانیت کی معرفت و شناخت۔

۴- امام زمانہ (عج) کے فرامین اور آپ کی خواہشات کی معرفت و شناخت۔

KAREEMA FOUNDATION

6- معرفت امام زمانہ(عج)کی اکتسابی معرفت؟(پہلا حصہ)

گذشتہ کلاس میں بیان کیا گیا تھا کہ امام زمانہ (عج) کی معرفت اور شناخت دو طرح سے ہو سکتی ہے؛ ایک معرفت اکتسابی ہے یعنی ہم خود قرآن و احادیث و تاریخ کے ذریعہ امام زمانہ (عج) کو جان سکتے ہیں، ان کی معرفت حاصل کر سکتے ہیں۔ اور دوسرا اور اہم ذریعہ معرفت اعطایی ہے یعنی اللہ تعالیٰ خود ہمیں امام کی معرفت عطا کرتا ہے اور اس کے لئے اللہ کی بارگاہ میں دعا و توسل و ذکر کرنا ہے۔

آج انہیں دونوں طریقوں میں سے معرفت اکتسابی کے بارے میں مختصر طور پر وضاحت پیش کی جا رہی ہے

۱۔ کلی طور پر معصومین علیہم السلام اور خصوصی طور پر امام زمانہ (عج) کے مراتب و بلند مقامات کی شناخت اور معرفت کے لئے بہت سی کتابیں اور بہت سے مقالے لکھے گئے ہیں جن میں قرآنی آیات اور احادیث اور عقلی دلیلوں کا ذکر ہوا ہے جن میں امام زمانہ عج کے ظاہری نام و نسب و صفات اور مراتب و مقامات کا ذکر آیا ہے۔ قرآنی آیات و احادیث کو جمع کیا گیا ہے اور کائنات میں امام کا کیا مقام ہے؟ کیا اختیار ہے؟ کیا وظیفہ ہے؟ امام زمانہ (عج) کی ضرورت کس طرح ہے۔ ان سب باتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ آپ کے بارے میں مختلف قسم کے شبہات و شکوک کو بیان کرکے ان کے جواب دیئے گئے ہیں۔ آپ کی غیبت کے زمانے، ظہور سے پہلی کی نشانیوں، ظہور کے بعد کے حالات، آپ کی حکومت اور حکومت کی خصوصیات سب کا ذکر آیا ہے۔ اسی طرح غیبت کے زمانے میں امام کے چاہنے والوں اور انتظار کرنے والوں کو کیسا ہونا چاہیئے؟ کیا کام کرنا چاہیئے؟ منتظرین کے فرائض کیا ہیں؟ ان کے عقائد و اخلاق کو کیسا ہونا چاہیئے؟ ان تمام باتوں اور سوالوں کا جواب دیا گیا ہے؟ ہزاروں کتابیں اور مقالے اس سلسلے میں لکھے گئے ہیں۔ جن میں اگر ہم امام کی معرفت و شناخت حاصل کرنا چاہیں تو ضروری ہے کہ ان کا مطالعہ کریں، امام زمانہ (عج) کے بارے میں غور و فکر کریں، اپنے وظائف اور فرائض

KAREEMA FOUNDATION

کو جان کر ان پر عمل کریں۔ اس طرح سے جو معرفت حاصل کی جائے گی اسے اکتسابی یعنی خود کوشش و مطالعے کے ذریعہ حاصل ہونے والی معرفت کہا جاتا ہے۔

۲- البتہ یاد رہے کہ اس طرح کی معرفت میں بھی سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ ہی کا کرم ہے، اسی کی عطا کے ذریعہ ہم امام زمانہ (عج) کی کچھ معرفت حاصل کر سکتے ہیں، اس لئے کہ اس راہ میں توفیق اور قدم رکھنے کی طاقت بھی اللہ نے ہمیں دی ہے اور قرآن و احادیث و عقلی مطالب بھی اسی کی جانب سے ہم تک پہونچے ہیں۔

۳- امام زمانہ (عج) کی اکتسابی معرفت حاصل کرنا ہم سب پر واجب ہے۔ جیسا کہ گذشتہ کلاسز میں متعدد حدیثوں کا ذکر کیا گیا تھا۔ جس میں سے امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ: "بندہ اس وقت ایمان کے درجہ پر فائز ہو سکتا ہے جب وہ اللہ، رسول، تمام ائمہ اور اپنے زمانے کے امام کی معرفت رکھے اور امام وقت کی طرف مراجعہ کرے اور ان کے فرامین کے سامنے تسلیم رہے"۔ (اصول کافی، ج ۱، ص ۱۸۰)۔

۴۔ روایات کی روشنی میں اپنے امام زمانہ (عج) کی واجب معرفت کی سب سے کم حد یہ ہے کہ انسان امام وقت کو ظاہری خصوصیات، نام و نسب اور اس کی خصوصیات کے بارے میں آگاہی رکھے تاکہ حقیقی امام اور گمراہ کرنے والے اور جھوٹے اماموں میں فرق پیدا کر سکے۔ (مکیال المکارم فی فوائد الدعا للقائم، ج 2، ص 107)

۵۔ موجودہ زمانے میں اپنے امام وقت (عج) کی معرفت اور خصوصیات اور آپ کی سیرت و اخلاق کے بارے میں زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرنا، تحقیق کرنا، ان کے بارے میں غور و فکر کرنا بہت ضروری ہے تاکہ ہم سب جو امام غائب کے ظہور کا انتظار کر رہے ہیں، اپنے آپ کو اور اپنے معاشرے کو ظہور کے لئے آمادہ کر سکیں۔ ظہور کے اسباب فراہم کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکیں اور اپنی ذمہ داریوں کو جان کر انہیں ادا کر سکیں۔

KAREEMAFOUNDATION

7- امام زمانہ(عج) کی اکتسابی معرفت (دوسرا حصہ)

گذشتہ کلاس میں امام زمانہ (عج) کی اکتسابی معرفت کے حوالے سے متعدد باتوں کا ذکر کیا گیا تھا۔آج اس سلسلے مزید کچھ باتوں کا اشارہ کیا جارہا ہے

ا۔امام زمانہ عج کی اکتسابی معرفت یعنی کتابوں کے مطالعہ کے ذریعہ کم سے کم ہمیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ہمارے امام (عج) کی ولادت ۱۵/ شعبان سن/۲۵۵ھ میں ہوئی۔ اسکے بعد سن/۳۲۹ھ تک مختصر مدت کی غیبت کا زمانہ چلتا رہا جسکو غیبت صغریٰ کا زمانہ کہا جاتا ہے۔امام زمانہ (عج) کی ولادت کے بعد آپکے والد گرامی حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے وقت کے بزرگان اور خاص افراد سے آپ کی ملاقات کروائی تھی اور آپ کو پہچنوایا تھا۔ اسکے بعد تقریبا ۷۰ سال کی غیبت صغریٰ میں لوگوں سے عمومی رابطہ نہیں تھا لیکن آپ کے ۴/ خاص نائب تھے جن کو آپ نے خود معین فرمایا تھا جن کو نواب اربعہ کہا جاتا ہے۔انکے ذریعہ لوگوں سے رابطہ رہا اسکے بعد خود آپ کے اعلان سے غیبت کبریٰ کا زمانہ شروع ہوگیا جس میں آپ کا کوئی خاص نائب یا رابطہ نہیں ہے اور یہ زمانہ آج تک چل رہا ہے اس زمانے میں آپ کے فرمان کے مطابق آپ کی طرف سے جامع الشرائط مجتہدین آپ کے نائب ہیں انھیں کے ذریعہ دینی اور دنیاوی مسائل میں ہم کو جواب حاصل کرنا ہے جن کے بارے میں خود امام زمانہ (عج) اور آپ کے والد گرامی حضرت امام حسن عسکری (ع) نے تاکید فرمائی ہے اور راستہ بتایا ہے۔

۲۔امام زمانہ (عج) کے بارے میں موجودہ حدیثوں اور تاریخی بیانات کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ امام زمانہ (عج) کی شخصیت کے بارے میں تقریبا ہر دور میں معصومین علیہم السلام) نے بہت سی باتوں کا ذکر فرمایا ہے۔خود پیغمبر اکرم (ص) نے بہت سی حدیثوں میں امام مہدی (عج) کے بارے میں صفات اور خصوصیات کا ذکر فرمایا ہے۔ آنحضرت (ص) کے

KAREEMA FOUNDATION

بعد حضرت فاطمہ زہرا (س)، امام علی علیہ السلام سے امام حسن عسکری علیہم السلام تک سب نے بہت سی حدیثوں کا ذکر فرمایا ہے۔

۳۔ امام زمانہ (عج) کی معرفت حاصل کرنے کے لئے ایک طریقہ اور ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم امام زمانہ (عج) سے منسوب مکانات اور جگہوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہئے اور اگر اللہ تعالٰی کی توفیق حاصل ہو تو ان زیارات کے موقع پر ان جگہوں کے بارے میں خاص توجہ رکھنا چاہئے جیسے جب سامرآ کی زیارت نصیب ہو تو وہاں خاص توجہ ہونا چاہئے اس لئے کہ وہاں امام زمانہ (عج) کی ولادت ہوئی تھی، وہاں آپ کا سرداب ہے، وہاں آپ کے والد اور دادا اور والدہ کی قبریں ہیں۔ وہاں امام (عج) نے کئی سالوں تک زندگی گزاری اور یقینی طور پر اس زمانے میں آپ کا سامرّہ میں آنا جانا رہتا ہوگا۔ اسی طرح مسجد سہلہ، مسجد جمکران، کربلا میں مقام امام زمانہ (عج) یہ وہ مقامات ہیں جن کے بارے میں امام زمانہ (عج) سے مربوط معلومات حاصل کرنا چاہئے۔ اسی طرح امام زمانہ (عج) کی معرفت کے لئے خود امام کے والدین اور اجداد کے بارے میں بھی معلومات رکھنا بہت ضروری ہے۔

۴۔ امام زمانہ عج کی معرفت کے لئے ہر وہ کام انجام دینا چاہئے جن کے ذریعہ سے امام سے ہمیں لگاؤ پیدا ہو۔ ہمارے شوق میں اضافہ ہو، جیسے امام زمانہ عج سے منسوب دعاوں کے جلسوں میں شرکت کرنا، امام کو یاد کرنا، اپنے دل کے حالات کو امام سامنے بیان کرنا، اپنی مشکلات کا امام کے سامنے ذکر کرنا، امام کے لئے صدقہ دینا۔ اسی طرح بہت سے امور ہیں جن کو آئندہ کلاسوں میں بیان کیا جائے گا۔

KAREEMA FOUNDATION

8- امام زمانہ(عج) کی اعطایی معرفت (پہلا حصہ)

گذشتہ کلاسوں میں اشارہ کیا گیا تھا کہ امام زمانہ عج کی معرفت دو طرح سے ممکن ہے؛ اکتسابي معرفت اور اعطايي معرفت۔ اکتسابي معرفت یعنی کتابوں کے مطالعے اور ان میں غور و فکر کرکے معرفت حاصل کی جائے۔ لیکن اعطايي معرفت وہ ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی عطا اور کرم سے حاصل ہوتی ہے۔ اور آج کی کلاس میں اسی سلسلے میں چند باتوں کا ذکر کیا جارہا ہے۔

ا۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس بات کو تاکید کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ متعدد اسباب جیسے نیک اعمال، پرہیزگاری، پاکیزہ زندگی، دعا اور اللہ تعالیٰ سے گہرے رابطہ اور اسی طرح اللہ اور معصومین علیہم السلام کے خاص کرم اور عنایت کی وجہ سے دل میں معرفت کا نور روشن ہو جاتا ہے اور انسان بہت سے حقایق سے آگاہ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ، رسول اور اس کے معصوم اماموں کی معرفت کے حاصل ہونے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے۔ قرآن مجید کی متعدد آیات میں اس قانون اور طریقے کا ذکر بھی کیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے

«یا أیّها الّذین آمنوا إن تتّقوا الله یجعل لكم فرقاناً»

اے اہل ایمان ! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہوگے تو اللہ تعالیٰ تمہیں حق و باطل میں فرق کرنے کی طاقت عنایت فرمائےگا(سورہ انفال، آیت 29)۔ اسی طرح دوسرے مقام پر آیا ہے کہ

«وَ الَّذِینَ جاهَدُوا فِینا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنا»

اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم اُن کو ضرور اپنے رستے دکھا دیں گے (عنکبوت، 69)۔

ان آیات کی روشنی میں یقینی طور پر عمل اور پرہیزگاری کی تاثیر کا ذکر ہوا ہے اور معرفت خدا، معرفت رسول اور معرفت امام کا حاصل ہونا ہی بہترین ہدایت اور حق و باطل میں فرق ہے۔

۲۔ تاریخی لحاظ متعدد واقعات اور احادیث میں ذکر ہوا ہے کہ انسان جب تقوا اور پرہیزگاری اور نیک عمل اور دعا و توسل کی زندگی گزارتا ہے اور واقعا اخلاص کے ساتھ ان چیزوں کو انجام دیتا ہے تو اسے ایمان و معرفت کا بہترین درجہ حاصل ہوتا ہے۔ امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں "جو شخص جو بات جانتا ہے اس پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ان باتوں کا بھی علم عطا کردیتا ہے جو نہیں جانتا ہے"۔ معصومین علیہم السلام سے قریبی اور نزدیکی اصحاب کے حالات اور واقعات بھی اسی بات کو بیان کرتے ہیں۔ ان کا عمل اور اخلاص ہی تھا جس کے نتیجہ میں ایمان و معرفت میں اضافہ ہوا اور وہ معصومین علیہم السلام سے نزدیک ہوئے۔

۳۔ جو شخص امام زمانہ عج کی معرفت اور شناخت کی تلاش میں رہتا ہے اور اخلاص کے ساتھ عمل اور دعا کرتا ہے۔ امام زمانہ عج سے متعلق دعاؤں اور اذکار کو پڑھتا ہے۔ ایسے شخص کے دل میں معرفت امام کا نور روشن ہوجاتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک حدیث میں آیا ہے کہ ابوخالد نامی شخص نے امام باقر علیہ السلام سے «فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَ رَسُولِهِ وَ النُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنا» یعنی اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر ایمان لاؤ جو ان کے ساتھ نازل ہوا (تغابن، آیہ 8) اس آیت کے بارے میں پوچھا تو فرمایا

«اے ابو خالد! خدا کی قسم نور سے مراد ہم آل محمد (ص) میں سے اماموں کا نور ہے جو روز قیامت تک رہیں گے۔ خدا کی قسم! یہ حضرات خدا کے نور سے خلق ہوئے ہیں جو پیغمبر (ص) کے ساتھ نازل ہوئے ہیں۔ خدا کی قسم! یہ زمین و آسمان میں خدا کے نور ہیں۔ خدا کی قسم! اے خالد۔ مومنین کے دل میں امام کا نور سورج کے نور سے زیادہ روشن ہوتا ہے۔ خدا کی قسم! آئمہ مومنین کے دلوں کو منور کرتے ہیں اور خدا جس سے چاہتا ہے ان کے نور کو

KAREEMA FOUNDATION

پوشیدہ کر دیتا ہے جس کی وجہ سے ایسے لوگوں کا دل تاریک وسیاہ ہو جاتا ہے۔ خدا کی قسم! کوئی بھی بندہ اس وقت تک ہمیں دوست نہیں رکھ سکتا ہے جب تک ہماری پیروی نہ کرے، جب پیروی کرے گا تو خداوند عالم اس کے دل کو پاکیزہ کر دے گا۔ اور خداوند عالم بندے کے دل کو اس وقت پاکیزہ نہیں کرتا ہے جب تک وہ ہمارے بارے میں خالص نہ ہو جائے اور ہم سے سازگاری (ملاپ) نہ رکھے۔ اور جو بندہ ہم سے سازگاری رکھے گا خداوند عالم قیامت کے دن اس کا حساب آسان کر دے گا اور وہ قیامت کے دن کے ڈر و خوف سے محفوظ رہے گا»۔

مذکورہ حدیث کی روشنی میں صاف طور پر اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ اماموں کی معرفت کا نور انسان کے دل میں اسی وقت آسکتا ہے جب وہ عمل کے ذریعہ اماموں سے نزدیک ہو اور ان کے فرامین پر عمل کرے اور ان کی دوستی کا دم بھرتا ہے۔ اس سلسلے مزید باتوں کا ذکر آئندہ کلاس میں کیا جائے گا۔

KAREEMA FOUNDATION

9- امام زمانہ (عج) کی اعطایی معرفت (دوسرا حصہ)

گذشتہ کلاس میں بیان کیا گیا تھا کہ اماموں کی معرفت کا نور انسان کے دل میں اسی وقت آسکتا ہے جب وہ ایمان، عمل اور اماموں کی دوستی کے ذریعہ ان سے نزدیک ہو۔آج اس سلسلے میں مزید کچھ اہم باتوں کا ذکر کیا جارہا ہے

ا-امام زمانہ (عج) کی معرفت خدا کا خاص فضل و کرم ہے، جس کو یہ معرفت حاصل ہوتی ہے وہی حقیقت میں اللہ کی بندگی اور معصومین علیہم السلام کی اطاعت و پیروی کی نعمت پاتا ہے۔اور اسی کو بندگی و عبادات کا فائدہ حاصل ہوتا ہے ورنہ تمام عبادتیں بیکار ہو جاتی ہیں؛ جیسا کہ امام محمد باقر علیہ السلام کا قول ہے کہ "دین کا سب اعلیٰ مرتبہ اور اس کی کلید اور ہر چیز میں خدائے رحمٰن کی خوشنودی امام کی معرفت کے بعد اس کی اطاعت میں ہے، بیشک خداوند عالم فرماتا ہے(جو شخص پیغمبر کی پیروی کرتا ہے وہ حقیقت میں اللہ کے حکم کو مانتا ہے اور جو پیغمبر سے منھ موڑلیتا ہے تو ہم نے آپ کو اس کے لئے نگہبان نہیں بنایا ہے) بیشک جو شخص راتوں میں عبادت کے لئے قیام کرے، دنوں میں روزہ دار رہے، اپنے تمام اموال کو راہ خدا میں صدقہ دے دے اور ساری عمر حج کرتا رہے لیکن ولی خدا کے امر ولایت کی معرفت و شناخت نہ رکھے تاکہ اس کی پیروی کرسکے اور اپنے اعمال کو ان کی رہنمائی میں انجام دے تو ایسے شخص کے لئے کوئی ثواب نہیں ہوگا اور وہ اہل ایمان میں سے نہیں ہوگا" (الکافی، ج2، ص19، ح5)

مذکورہ حدیث کی روشنی میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو معرفت امام معصوم سے محروم کردیتا ہے یا جو شخص بغیر امام معصوم کی معرفت و شناخت کے کوئی عمل انجام دیتا ہے تو وہ شخص کچھ بھی کرلے لیکن نہ صاحب ایمان ہوگا اور نہ ہی اس کے لئے کوئی اجر و ثواب ہوگا اس لئے کہ وہ نور ولایت کی روشنی سے محروم ہوتا ہے۔

REFMA FOUNDATION

۲۔ معرفت رسول {ص} اور آپ کے بعد اماموں کی معرفت و شناخت اس لئے بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دین کے برناموں اور عبادات کو انجام دینے کے لئے ایسے آزاد نہیں رکھا گیا ہے بلکہ ان تمام کاموں کے لئے اللہ کے نمائندوں کی نگرانی میں رہنا ضروری ہے۔اسی لئے رسول اللہ [ص] کے بعد ہر زمانے میں معصوم امام کا وجود ہے اور حکم دیا گیا ہے جو بھی انجام دینا اسے انہیں حضرات کی نگرانی اور رہنمائی میں انجام دینا ہے اور یہ کام معرفت کے بغیر نہیں ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ پیغمبر اکرم [ص] نے فرمایا کہ

«مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَحْيَا حَيَاتِي وَ يَمُوتَ مِيتَتِي وَ يَدْخُلَ جَنَّةَ عَدْنٍ اَلَّتِي وَعَدَنِي رَبِّي قَضِيبٌ مِنْ قُضْبَانِهِ غَرَسَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَكَانَ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ اَلْأَوْصِيَاءَ مِنْ ذُرِّيَّتِي فَإِنَّهُمْ لَنْ يُدْخِلُوكُمْ فِي بَابِ ضَلاَلٍ وَ لَنْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ بَابِ هُدًى وَ لاَ تُعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ»

"جو شخص چاہتا ہے کہ مجھ جیسی زندگی گزارے اور میری طرح دنیا سے رخصت ہو اور ساکن خلد برین ہو جس کا پروردگار نے وعدہ کیا ہے تو اسے چاہئے کہ میرے بعد علی علیہ السلام اور میری ذریت میں سے اوصیاء کی اطاعت و پیروی کرے اس لئے کہ وہ ہر گز تمہیں ہدایت سے دور نہیں ہونے دیں گے اور کبھی بھی گمراہی میں جانے نہیں دیں گے۔ تم انہیں سکھانے اور تعلیم دینے کی کوشش نہ کرنا یہ تم سب سے اعلم اور آگاہ ہیں"۔ (کامل الزیارات ج ۱ص ۱۷۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۶۰۔ عوالم العلوم ج ۱۷ص ۱۳۸) .

۳۔آئمہ علیہم السلام کی معرفت اور حقیقی شناخت اللہ تعالیٰ کی جانب سے مل سکتی ہے جیسا کہ حدیثوں میں آیا ہے اور اس کے لئے دعا و توسّل کا بھی حکم دیا گیا ہے، جن میں بعض باتوں کا گذشتہ کلاسوں میں ذکر کیا گیا ہے۔

۴۔جب انسان امام (عج) کی حقیقی معرفت حاصل کرتا ہے تو دین و ایمان اور شریعت کے تمام برناموں اور مسائل میں صرف امام کی رہنمائی اور ان کے بتائے ہوئے راستوں پر

چلے گا اور خود اپنی عقل و رائے نہیں لگائے گا۔ دین کے تمام علماء، فقہا اور مجتہدین کا بھی یہی کہنا ہے، جو کچھ ان کے دروازے سے حاصل ہو اس پر عمل کرنا ہے۔ کوئی بھی دین کے سلسلے میں امام معصوم سے بڑا مرجع اور مرکز نہیں ہے۔

۵۔ امام زمانہ (عج) سے مربوط جو بہت سی دعائیں وارد ہوئی ہیں اور جن کے پڑھنے کی بار بار پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے، ان تمام کے مضامین اور ان میں بیان ہوئے مطالب پر غور و فکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے امام زمانہ (عج) کی حقیقی اور واقعی معرفت طلب کرنا ہے اور صرف امام معصوم ہی کو اپنی زندگی کے مسائل سب کچھ جاننا اور ماننا ہے۔

KAREEMA FOUNDATI

10- امام زمانہ(عج) کی معرفت کے چار پہلو (پہلا حصہ)

احادیث کی روشنی میں امام زمانہؑج کی معرفت کے لئے چار اہم مرتبے اور پہلو پائے جاتے ہیں

۱-امام زمانہ (عج) کی تاریخی اور شخصیت کے اعتبار سے معرفت و شناخت۔

۲-امام زمانہ (عج) کے صفات اور آپ کے برناموں کی معرفت و شناخت۔

۳-امام زمانہ (عج) کے مقام ولایت اور نورانیت کی معرفت و شناخت۔

۴-امام زمانہ (عج) کے فرامین اور آپ کی خواہشات کی معرفت و شناخت۔

۱- تاریخی اور شخصیت کے اعتبار سے امام زمانہ (عج) کی معرفت کے لئے ہمیں امام کے نام، رشتہ داروں، آپ کی پیدائش کی تاریخ، آپ کی عمر، آپ کے گھر اور رہنے کے شہر اور مقام، آپ کی غیبت کی شروع، غیبت کی اقسام، آپ کے خاص چار نائب، آپ کا ظہور، ظہور کی خصوصیات وغیرہ کے بارے میں معلومات رکھنا ضروری ہے۔اس سلسلے میں گذشتہ کلاسوں میں مختصر معلومات بیان کی جاچکی ہے لہٰذا یہاں تکرار نہیں کیا جارہاہے۔

۲-آپ کے صفات اور آپکے برناموں کے بارے میں معلوم حاصل کرنا؛اس سلسلے میں ہمیں امام مہدی (عج) کی جو خصوصیات قرآن اور احادیث میں بیان کی گئی ہیں ان کے بارے میں اطلاعات حاصل کرنا چاہیئے۔ خاص طور پر امام کے بارے میں جو خصوصیات اور القاب بیان ہوئے ہیں جیسے حجت خدا ہونا، خاتم الاوصیاء ہونا، منجی امت ہونا، مہدی منتظر ہونا، قائم آل محمد ہونا، صاحب الامر ہونا، عدالت قائم کرنے والا ہونا، یقیۃ اللہ ہونا، دین کو ظاہر کرنے والا ہونا، خلف صالح ہونا، وارث ہونا، صاحب زمان ہونا، مؤمّل ہونا، باسط ہونا، ثائر یعنی انقلاب برپا کرنے والا ہونا، سید ہونا، علوم الٰہی کا خزانہ دار ہونا، امیروں کا امیر ہونا، تمام پیغمبروں اور اماموں کے فضائل اور کمالات کا وارث ہونا، عقل و ہوشمندی میں سب سے آگے

KAREEMI FOUNDATION

ہونا، اللہ کی اطاعت اور بندگی میں برتر ہونا، سخی ہونا، محدث یعنی ملائکہ سے رابطہ رکھنے والا ہونا وغیرہ جیسے بہت سے صفات اور خصوصیات بیان ہوئی ہیں۔ ان تمام القاب اور خصوصیات کے بارے میں اطلاعات حاصل کرنے ہمیں امام کی سیرت اور آپ کے برناموں اور ظہور کے بعد کس طرح کام کریں گے ان سب کے بارے میں معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔

KAREEMA FOUNDATION

11- امام زمانہ(عج) کی معرفت کے چار پہلو (دوسرا حصہ)

گذشتہ کلاس میں امام زمانہ (عج) کی تاریخی اور شخصیت کے اعتبار سے معرفت و شناخت اور امام زمانہ (عج) کے صفات اور آپ کے برناموں کی معرفت و شناخت کے سلسلے میں مختصر وضاحت کی گئی ہے۔آج کی کلاس میں دوسرے دو پہلوؤں کے بارے میں مختصر طور پر کچھ باتوں کو ذکر کیا جارہا ہے

۳- مقام ولایت اور نورانیت امام مہدی(عج) کی معرفت حاصل کرنا۔ اس سلسلے میں حدیثوں کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ امام زمانہ (عج)، حضرت رسول اکرم (ص) اور دوسرے تمام اماموں کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو بھی منصب اور مقامات حاصل ہوئے ہیں وہ سب آپ کو بھی حاصل ہیں۔ بلکہ آپ کی ذات کے ذریعہ وہ تمام مقامات واضح اور مکمل طور پر دنیاکے سامنے ظاہر ہوں گے۔ لہٰذ قرآن کی تفسیر اور اس کے بیان کا مقام، حکومت الٰہی اور ولایت کا مقام، قضاوت اور عدالت کا مقام، تعلیم وتربیت کا مقام، ہدایت کا مقام، اولیاء الٰہی اور مظلوموں کے لئے انتقام اور بدلہ لینے کا حق وغیرہ تمام الٰہی منصوبوں اور نورانی مقامات میں اس زمانے میں سب سے زیادہ آپ ہی کی ذات حقدار ہے اور آپ ہی ان تمام ظاہری اور نورانی مقامات کے لئے معین ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ آپ نور الٰہی ہیں جن کے نور سے ساری دنیا میں نورانیت اور پاکیزگی پھیل جائے گی۔

۴- امام زمانہ (عج) کی معرفت اور شناخت کے سلسلے میں چوتھا پہلو آپ کے فرامین اور آپ کی خواہشات کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ہے۔اس سلسلے میں ہمیں خود امام زمانے کے فرامین، آپ کی حدیثوں اور آپ کی سیرت اور اخلاق اور جن باتوں کو امام چاہتے ہیں، جن کی آپ خواہش کرتے ہیں، ان سب کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ضروری ہے۔ یعنی موجودہ غیبت کے زمانے میں ہمیں اس بات کو جاننا چاہیئے کہ ہم جو امام کے منتظر

KAREEMA FOUNDATION

ہیں، آپ کے ظہور کا انتظار کرنے والے ہیں۔ اس زمانے میں ہمارے کیا فرائض ہیں؟ ہمیں ایمان و عقائد کے لحاظ سے کیسا ہونا چاہیئے؟ ہمارا عمل اور ہمارا اخلاق کس طرح کا ہونا چاہیئے؟ ہمارا امام ہم سے کیا چاہتا ہے؟ حدیثوں میں ایک منتظر شخص کے لئے بہت سے صفات بیان کئے گئے ہیں جن کو جاننا اور ان پر عمل کرنا ہماری گردنوں پر حقوق ہیں، ہمیں اس کا حساب کرنا چاہیئے کہ ہم ان حقوق کو کس حد تک جانتے ہیں اور ان پر عمل کرتے ہیں۔

غیبت کے زمانے میں ہمارا امام ہر طرح سے ہمارا خیال رکھتا ہے، ہماری آنکھوں پر پردہ ہے لیکن وہ ہمارے درمیان رہتا ہے، ہمارے گھروں اور بازاروں میں امام کی آمد و رفت رہتی ہے۔ مشکلات اور پریشانیوں میں وہ ہماری مدد کرتا ہے۔ بلاؤں اور مصیبتوں کو وہ ہم سے دور کرتا ہے، ہماری ہدایت اور رہنمائی کے لئے وہ ہمیشہ آمادہ رہتا ہے۔ ہماری ہر پکار کا جواب دینے کے لئے تیار رہتا ہے۔ مگر ہمیں اپنے آپ سے سوال کرنا چاہیئے کہ ہم اپنے شب و روز میں امام کے لئے کیا کرتے ہیں۔

KAREEMA FOUNDATION

12- رہبران الہی کے اوصاف و کمالات کے وارث

گذشتہ دو کلاسوں میں امام زمانہ (عج) کی معرفت کے سلسلے میں جن چار پہلوؤں کا ذکر کیا گیا تھا، ان کے سلسلے میں آج سے کچھ دنوں تک کچھ اہم اوصاف اور خصوصیات کا ذکر کیا جائے گا.

حضرت امام مہدی (عج) چونکہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے آخری راہنما اور رہبر قرار پائے ہیں لہٰذا آپ ہی تمام گذشتہ پیغمبروں، نبیوں، اولیاء اور معصوم اماموں کے ہر اعتبار سے وارث ہیں اور آپ کی ذات میں تمام الہی رہبروں کے صفات اور سب کی خصوصیات کو جمع کیا گیا ہے۔ اور امام زمانہ (عج) کے ظہور کے ساتھ ہی ان تمام خصوصیات اور صفات کا ظہور اور ان کی واقعی شکل و صورت بھی دنیا کے سامنے ظاہر ہو گی۔ اس سلسلے میں کچھ اہم احادیث کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

۱- پیغمبر اکرم (ص) سے امام مہدی (عج) سے بہت سی شباہتیں بیان ہوئی ہیں۔ خود پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا کہ مہدی (عج) میرے فرزندوں میں سے ہے۔ اس کا نام میرے نام پر ہے، اس کی کنیت میری کنیت ہے، اخلاق اور خلقت کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے مشابے ہے۔ (مکیال المکارم، ج1، ص320)۔ اسی طرح آیا ہے کہ پیغمبر (ص) کی طرح حضرت مہدی (عج) کی ہدایت سے امت کی ہدایت ہو گی اور سیرت پیغمبر (ص) کی طرح حضرت مہدی (عج) کی سیرت ہو گی۔ (کمال الدین و تمام النعمہ، ج۲، ب۳۳، ح۴٦، صص۲۹–۲۸)۔

۲- امام باقر (ع) نے فرمایا مہدی (عج) کی شباہت اپنے جد پیغمبر اکرم (ص) سے یہ ہے کہ وہ شمشیر کے ساتھ قیام کریں گے اور اللہ و رسول کے دشمنوں اور ظالموں اور طاغوتوں کو قتل کریں گے اور وہ تلوار اور دشمنوں کے دلوں میں خوف کے ذریعہ مدد کئے جائیں گے اور ان

KAREEMA FOUNDATION

کا پرچم کبھی بھی ہار کر نہیں پلٹے گا(بحار الانوار، ج51، ص212؛ کمال الدین، ج1، ص327)۔

۳-امام سجاد (ع) نے فرمایا قائم (عج) میں حضرت نوح (ع) کی سنّت یعنی وہ طولانی عمر ہے (بحارالانوار، ج۵۱، ص۲۱۷)۔

۴- امام سجاد (ع) نے فرمایاہے کہ مہدی (عج) کی ولادت حضرت ابراہیم (ع) کی طرح لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ اور تنہائی میں ہوگی۔ (اعلام الوری، تہران، ج1، ص322)۔

۵- امام محمد باقر (ع) نے فرمایا کہ حضرت موسی (ع) سے مہدی (عج) کی شباہت طولانی غیبت اور ظالم حکمرانوں سے خوف (قتل کا خطرہ) ہونا، ولادت کا پوشیدہ ہونا اور غیبت کے زمانے مین چاہنے والوں کے لئے سختی اور آزار واذیتیں کا ہونا ہے یہاں تک کہ خداوند عالم آپ کو ظہور کی اجازت دے گا اور مدد کرے گا جس کے نتیجے میں دشمنوں پر کامیابی حاصل ہوگی (بحارالانوار، ج51، ص212؛ کمال الدین، ج1، ص327)۔

٦۔ امام باقر (ع) نے فرمایا مہدی (عج) کی شباہت حضرت عیسی (ع) سے لوگوں کا اختلاف کرنا ہے۔ حضرت عیسی (ع) کے بارے میں کچھ کہتے ہیں کہ وہ ابھی دنیا میں نہیں آئے ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ دنیا سے چلے گئے ہیں، کچھ کا کہنا ہے کہ وہ قتل کردیئے گئے ہیں اور سولی پر چڑادیے گئے ہیں۔ (بحارالانوار، ج 51، ص 212؛ کمال الدین، ج 1، ص 327) واضح رہے کہ امام مہدی (عج) کے بارے میں بھی اسی طرح کا اختلاف ہے کچھ لوگوں کے مطابق آپ کی ابھی ولادت نہیں ہوئی ہے۔ کچھ کے مطابق ولادت ہو گئی ہے۔

۷۔امام باقر (ع) نے فرمایاکہ مہدی (عج) کی شباہت حضرت یوسف سے یہ ہے کہ وہ غیبت میں رہیں گے اور بغیر پہچان کے گھومتے رہیں گے (بحار الانوار، ج 51، ص 224)۔ ایک اور مقام پر فرمایاکہ جس طرح یوسف (ع) اور ان کے والد اور رشتہ داروں کے درمیان

کم فاصلہ تھا لیکن نامعلوم رہا اسی طرح مہدی (عج) اور ان کے شیعوں کے درمیان بھی فاصلہ کم رہے گا لیکن وہ ان سے پوشیدہ رہیں گے (کمال الدین، ج1، ص 327)۔

۸۔ خداوند عالم نے جس طرح حضرت اسماعیل (ع) کی ولادت کی بشارت دی تھی اسی طرح حضرت قائم (عج) کی ولادت کی بھی بشارت دی ہے (مکیال المکارم، ج1، ص 366) اور جس طرح اسماعیل (ع) کے لئے زمزم کا چشمہ نکالا تھا اسی طرح قائم (عج) کے لئے بھی سخت پتھر سے چشمہ جاری کرے گا۔ (بحار الانوار، ج 52، ص 351)۔

۹۔ جس طرح حضرت آدم (ع) کے خلیفہ بنائے جانے کی خبر قرآن میں دی گئی ہے (بقرہ، آیت ۳۰) اسی طرح حضرت مہدی (عج) کے لئے بھی قرآن میں آیا ہے کہ

«وعَدَ اللہُ الذین آمنوا منکم و عملوا الصالحات لِیَستخلفَنَّھُم فی الارض»

اللہ کا وعدہ ہے کہ صاحبان ایمان اور نیک اعمال والوں کو زمین میں خلیفہ بنائیں گے (نور، آیت ۵۵)۔ روایات کے مطابق اس آیت کے مصداق حضرتمہدی (عج) اور آپ کے اصحاب ہیں جو ظہور کے وقت کہیں گے کہ «الحمد اللہ الذی صدقنا وعدہ و اورثنا الارض» اللہ کی حمد ہے کہ اس نے جو وعدہ ہم سے کیا تھا اس کو پورا کیا اور زمین کو ہماری میراث میں قرار دے دیا ہے (مکیال المکارم، ج 1، ص 249)۔

۱۰۔ امام صادق (ع) نے فرمایا کہ جس طرح حضرت صالح (ع) ایک مدت کی غیبت کے بعد قوم کے پاس آئے تو کچھ لوگ آپ کا انکار کرنے لگے تھے اسی طرح مہدی (عج) کے بارے میں بھی ہوگا۔ (کمال الدین، ج 1، ص 136)۔

۱۱۔ امام سجاد (ع) نے فرمایا حضرت ایوّب (ع) کی طرح مہدی (عج) کے لئے بھی ایک مدت تک بلاء و پریشانیوں کے بعد آسانی فراہم ہو گی (اعلام الوری، ج 1، ص 322)۔

KAREEMA FOUNDATION

12۔ امام باقر (ع) نے فرمایا کہ مہدی (عج)، حضرت یونس (ع) کی طرح غیبت کے بعد زیادہ عمر کے باوجود ایک جوان کی طرح لوٹیں گے (کمال الدین، ج 1، ص 327)۔

13۔امام صادق (ع) نے فرمایا حضرت مہدی (عج) جب ظہور فرمائیں گے تو حضرت داؤود (ع) کی طرح لوگوں میں فیصلہ کریں گے اور ان کو کسی طرح کے گواہ اور دلیل کی ضرورت نہیں ہوگی (روضہ کافی، ص 50)۔

۱۴۔ حضرت مہدی (عج) جناب ہارون کی طرح ہونگے جس طرح وہ دور سے بھی حضرت موسی (ع) کی باتوں کو سن لیتے تھے اور حضرت موسی (ع) بھی دور سے ان کی باتوں کو سن لیتے تھے۔ (بحار الانوار، ج 51، ص 27)۔ اسی طرح امام صادق (ع) نے فرمایا کہ جب قائم (عج) ظہور کرے گا تو اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کے کانوں اور آنکھوں میں ایسی صلاحیت پیدا کردے گا کہ قائم (عج) اور ان کے درمیان کوئی بات پہونچانے والے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ وہ سیدھے ان سے بات کرے گا اور وہ سنیں گے اور ان کو دیکھیں گے جبکہ سب اپنی اپنی جگہ پر رہیں گے (بحار الانوار، ج 51، ص 27)۔

نوٹ مذکورہ روایات کے علاوہ بھی دوسری اور بھی روایات ہیں جن میں امام مہدی (عج) کی بہت سی شباہتیں اور سنتیں بیان کی گئی ہیں جو گذشتہ پیغمبروں اور اولیاء الہی میں تھیں۔ امام مہدی (عج) ان سب کے وارث ہونگے۔

KAREEMA FOUNDATION

13- مہدی(عج)،آل محمد(ع) سے ہیں

گذشتہ کلاس میں امام زمانہ (عج) کی معرفت کے سلسلے میں بیان کیا گیا تھا کہ آپ تمام رہبران الٰہی کے اوصاف و کمالات اور ان کی سنّتوں کے حامل ہیں۔آج مزید آپ کی ایک اور خصوصیت اور صفت کا ذکر کیا جارہا ہے

✿ امام مہدی (عج) دور حاضر میں اللہ کی جانب سے برحق امام ہیں۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے غَیبت میں رکھا ہے۔آپ ہماری نظروں سے پوشیدہ ہیں لیکن ہدایت اور رہنمائی کے تمام کاموں کو ڈائریکٹ یا کسی واسطے سے انجام دے رہے ہیں۔ پیغمبر اکرم ص نے غدیر کے دن جو بہت تفصیل سے خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔اس خطبہ میں ہمارے موجودہ امام کو بھی یاد فرمایا تھا۔ اور آپ کے بہت سے صفات، خصوصیات کو بیان فرمایا ہے۔آپ کی غیبت کے زمانے، آپ کے ظہور اور حکومت کے بارے میں بتایا ہے۔ یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ الٰہی حکومت کے لئے قیام کرنے والا مہدی (عج) ہم اہل بیت (ع) میں سے ہوگا۔آپ فرماتے ہیں

«مَعاشِرَالنّاسِ، أَلا وَ إِنّی رَسولٌ وَ عَلِی الْإِمامُ والْوَصِی مِنْ بَعْدی، وَالْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهِ وُلْدُهُ... أَلا إِنَّ خاتَمَ الْأَئِمَةِ مِنَّا الْقائِمَ الْمَهْدِی»۔

اے لوگو! جان لو کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور علی (ع) میرے بعد امام اور وصی ہیں اور اس کے بیٹے اس کے بعد امام ہیں اور جان لو کہ آخری امام مہدی قائم (عج) بھی ہم میں سے ہوگا۔

✦ پیغمبر اکرم (ص) کے مذکورہ ارشاد کی طرح اور بھی متعدد احادیث ہیں جن میں اس بات کو صاف طور پر بیان کیا گیا ہے کہ مہدی (عج) جو آخری زمانے میں ظہور فرمائیں گے اور پوری دنیا میں الٰہی حکومت قائم فرمائیں اور دنیا کو عدل وانصاف سے بھر کر ظلم و ستم کا

KAREEMFOUNDATION

خاتمہ فرمائیں گے وہ صرف حضرت محمد مصطفیٰ (ص) کی نسل سے ہونگے۔ لہٰذا تاریخ میں یا آج اگر کسی اور خاندان سے مہدی (عج) اور آخری زمانے کے منجی و قائم کا ذکر کیا جائے تو یہ سب باتیں جھوٹی ہیں۔

KAREEMA FOUNDATION

14- امام مہدی(عج) اور مقام ہدایت

گذشتہ کلاس میں امام زمانہ (عج) کے بارے میں بیان کیا گیا تھا کہ روایات میں تکرار اور تاکید کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ "مہدی عج آل محمد (ص) سے ہیں"۔ یہ امام زمانہ عج کی پہچان بھی ہے اور اس میں آپ کی خصوصیت بھی ہے کہ آپ مقام ہدایت کے لئے منتخب ہوئے ہیں یعنی آخری زمانے میں ہدایت کا عہدہ آپ کے حوالے کیا گیا ہے۔ آج اس خصوصیت کے حوالے چند باتوں کا ذکر کیا جارہا ہے

✿ پیغمبر اکرم (ص) نے زمانہ غیبت میں رہنے والے امام یعنی اپنے بارہویں جانشین کے بارے میں بیان فرمایا کہ آپ مہدی یعنی صاحب مقام ہدایت ہونگے۔ مھدی کے معنی ہدایت کرنے والا۔ دین میں ہدایت کرنا یعنی لوگوں کو قرآن و سنت کی روشنی میں زندگی گزارنے کے لئے صحیح راستہ دکھانا۔

✿ امام زمانہ (عج) کے مقام ہدایت کا ذکر بہت سی حدیثوں میں آیا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں پیغمبر اکرم (ص) فرماتے ہیں

«لا تَذْهَبُ الدُّنْيا حَتّى يَلِيَ اُمَّتِي رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي يُقالُ لَهُ الْمَهْدِيُّ»

یہ دنیا ختم نہیں ہوگی، مگر یہ کہ میرے اہل بیت (ع) میں سے ایک شخص امت کا رہبر اور سرپرست ہوگا جس کو "مھدی" کہا جائے گا۔ (کتاب کمال الدین، شیخ صدوق، ج 1، ص ۵۲۴)

✿ ہدایت کرنا اللہ کی جانب سے آنے والے رہبر اور امام کی اہم خصوصیت ہے جیسا کہ قرآن میں آیا ہے کہ «أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنا» جن کو ہم نے امام بنایا ہے وہ ہمارے امر کی

KAREEMA FOUNDATION

ہدایت کرتے ہیں۔"(سورہ انبیاء، آیت ۷۳۔ سورہ سجدہ، آیت ۲۴) یعنی ہمارے دین و احکام کی طرف لوگوں کو دعوت کرتے ہیں۔

صحیح راستے کی ہدایت کرنا اللہ کے سچے نمائندے اور امام کی پہچان ہے۔ قرآن کے مطابق اگر کوئی خود غلط راستے پر ہو یا غلط راستہ دکھائے تو وہ سچا امام نہیں ہو سکتا ہے۔

واضح رہے کہ یوں تو ہمارا ہر معصوم امام ہدایت کرنے والا ہے لیکن بارہویں امام کو خاص طور پر سے مھدی کے لقب سے یاد کیا گیا ہے اور آپ کو مھدی کے لقب سے یاد کیے جانے کی ایک خاص وجہ روایات میں یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ امام زمانہ (عج) ظھور کے بعد ان باتوں کو بتائیں گے جو چھپ گئی ہونگی یا چھپا دی گئی ہونگی جیسا کہ آیا ہے کہ آپ اصلی تورات اور انجیل اور دوسرے نبیوں کی اصلی کتابوں کو ان کی چھپائی دی گئی جگھوں سے نکال کر ظاہر کریں گے۔ اسی طرح قرآن اور اسلام کی صحیح اور سچی تعلیمات اور معارف کو ظاہر کریں گے۔

✿ جو امام ہدایت کے مقام پر اللہ تعالی اور دین و شریعت کی دعوت دیتا ہے وہی سچا امام ہوتا ہے لہذا اگر موجودہ زمانے میں کوئی اللہ کے دین اور شریعت کے برخلاف دعوت دیتا ہے یا دوسرے امور و مسائل کی جانب بلاتا ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ ایسا شخص اللہ کا نمائندہ اور سچا امام نہیں ہو سکتا ہے بلکہ وہ گمراہ اور جھوٹا ہے لہذا موجودہ زمانے میں اگر کوئی نئے دین یا نئی شریعت او نئے قوانین کی دعوت کرے تو مہدی اور امام وقت نہیں ہو سکتا ہے بلکہ جھوٹا اور گمراہ کرنے والا ہے۔

KAREEMA FOUNDATION

15- امام مہدی(عج)، خاتم الائمہ ہیں

گذشتہ کلاس میں امام زمانہ (عج) کے مقام ہدایت کے سلسلے میں چند باتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔آج کی کلاس میں آپ کی ایک اور خصوصیت یعنی "خاتم الائمہ " ہونے کے حوالے سے چند باتوں کا ذکر کیا جارہاہے۔ یہ خصوصیت آپ کے لئے ایک اہم مقام بھی ہے۔

○ نبی اکرم (ص) نے خطبہ غدیر میں فرمایا کہ

«أَلا إِنَّ خاتَمَ الْأَئِمَةِ مِنَّا الْقائِمَ الْمَهْدِی»۔

اے لوگوں جان لو کہ ہم میں سے جو مہدی(عج) قیام کرے گا وہ "خاتم الائمہ " ہوگا۔ خاتم کے معنی سلسلہ کو ختم کرنے والا ہے۔ الائمہ۔ امام کی جمع کو کہتے ہیں۔اس لحاظ سے خاتم الائمہ کا مطلب امامت کے سلسلے کو ختم کرنے والا امام ہے۔

○ جس طرح ہمارے پیغمبر اکرم (ص) چونکہ پیغمبروں اور نبیوں میں آخری ہیں لہٰذا آپ کو "خاتم الانبیاء" اور "خاتم المرسلین" کہا جاتا ہے اسی طرح حضرت امام مہدی چونکہ امامت کے سلسلے میں آخری امام ہیں لہٰذا آپ کو "خاتم الائمہ" کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔

○ امام مہدی (عج) کے آخری امام ہونے کے سلسلے میں بہت سی حدیثیں بھی بیان ہوئی ہیں۔ اور ان میں آپ کے آخری امام ہونے کی بہت زیادہ تاکید ہوئی ہے۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص گیارہویں امام حضرت حسن عسکری (علیہ السلام) سے پہلے خاتم الائمہ ہونے کا دعوی کرتا ہے یا ہمارے بارہویں امام حضرت مہدی (عج) کے بعد امام ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔

○ امام مہدی (عج) کے لئے خاتم الائمہ سے ملتا جلتا ایک لقب خاتم الاوصیاء بھی بیان کیا گیا ہے۔ یعنی پیغمبر اکرم (ص) اور اماموں کے وصیوں (جانشینوں) میں آخری وصی اور جانشین۔ جیسا کہ اسی خطبہ غدیر میں پیغمبر (ص) نے جب لوگوں کو امام علی (ع) کی بیعت کا

KAREEMA FOUNDATION

حکم دیا تھا تو امام مہدی (عج) کو پھر سے یاد فرمایا اور اس بار خاتم الاصیاء کے عنوان سے یاد فرمایا اور کہا کہ

«فَأُمِرْتُ أنْ آخُذَ الْبَيعَةَ مِنْكمْ وَالصَّفْقَةَ لَكمْ بِقَبُولِ ما جِئْتُ بِهِ عَنِ اللهِ(عزَّ وجلَّ) في عَلِي امير المؤمنين وَالأوْصِياءِ مِنْ بَعْدِهِ الَّذينَ هُمْ مِنّي وَمِنْهُ إمامَةٌ فيهِمْ قائِمَةٌ، خاتِمُها الْمَهْدي إلي يوْمٍ يلْقَي اللهَ الَّذي يقَدِّرُ ويقْضي»

اے لوگوں مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم لوگوں سے جو میں نے علی (علیہ السلام) اور ان کے اوصیاء کے بارے بیان کیا ہے، اس بات کو قبول کرنے کا عہد و پیمان بیعت لے لوں۔ یہ امام سب ہم میں سے ہیں اور امامت انہیں لوگوں کے درمیان ہمیشہ رہے گی اور اس سلسلے کا خاتم (آخری امام) مھدی (عج) ہوگا۔ اور وہ جب تک خدا چاہے گا (قیامت تک) لوگوں کا پیشوا اور امام رہے گا۔

KAREEMA FOUNDATION

16- امام مہدی(عج)، دین الہی کو ظاہر کرنے والے

گذشتہ کلاس میں امام زمانہ (عج)کے مقام ہدایت اور خاتم الائمہ ہونے کے سلسلے میں کچھ باتوں کا ذکر کیا گیا تھا۔آج ایک اور خصوصیت کا ذکر کیا جارہاہے اور وہ یہ ہے کہ آپ دین الہی کوظاہر کرنے والا ہیں۔

☜ پیغمبراکرم (ص) نے امام مہدی (عج) کی اس خصوصیت کو اس طرح بیان فرمایاہے کہ ☟

« أَلا إِنَّهُ الظّاهِرُ عَلَى الدِّينِ»

اے لوگو۔ یادرکھوکہ ہمارامہدی (عج) وہ ہوگا جس کے ذریعہ سے دین اسلام، تمام ادیان پر غالب آجائے گا۔

غدیرکے میدان سے ولایت اور تکمیل دین کے اعلان کے ساتھ پیغمبر کی یہ بشارت ہے کہ دین اسلام کاغلبہ ہمارے مہدی (عج) کے ظہورکے بعد ہوگا، بہت اہمیت کاحامل ہے۔اور اسی بات کوقرآن مجید نے بھی وعدہ کیاہےاورفرمایاہے کہ

«يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِؤُا نُورَ اللّهِ بِأَفْواهِهِمْ وَ يَأْبَى اللّهُ إِلاّ أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَ لَوْ كَرِهَ الْكافِرُونَ »

یہ چاہتے ہیں کہ خداکے نور کواپنے منہ سے (پھونک مارکر) بجھادیں جبکہ خدااپنے نور کوپوراکرکے رہےگاچاہے کافروں کوبراہی کیوں نہ لگے۔(سورہ توبہ، آیت 32)۔

اسی طرح آگے واضح طورپرارشاد ہوتا ہے کہ

«هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدى وَ دِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ»

KAREEMA FOUNDATION

"وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس (دین) کو (دنیا کے) تمام دینوں پر غالب کرے۔ اگرچہ کافر ناخوش ہی ہوں"۔ (سورہ توبہ، آیت 33)۔

مذکورہ بات کا ذکر سورہ صف، آیت نمبر ۹ میں بھی انہیں الفاظ میں ہوا ہے۔

تفاسیر کے مطابق چونکہ خود پیغمبر اکرم (ص) کے زمانے میں یا اس کے بعد کبھی بھی دین الٰہی کا کامل طور پر کبھی بھی غلبہ نہیں ہوا ہے لہٰذا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام آخری زمانے میں امام مہدی (عج) کے ظہور کے بعد ہی ہوگا۔ اور امام مہدی (عج) کے ہاتھوں ہی اللہ تعالیٰ کا دین مکمل طور پر تمام ادیان پر غالب آجائے گا اور یہ کام ہو کر رہے گا۔ اس سلسلے میں متعدد احادیث بھی بیان ہوئی ہیں چنانچہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ

"جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو اسلام کے علاوہ کسی بھی دین کا ماننے والا نہیں بچے گا۔ سب اسلام کا اظہار کریں گے اور ایمان کے لحاظ سے مشہور و معروف ہونگے"۔ (ارشاد مفید، ج 2، ص 384؛ کشف الغمہ، ج 2، ص 45) اسی طرح فرمایا کہ "جہاں تک رات کا اندھیرا چھائے گا وہاں اسلام داخل ہو جائے گا" (منتخب الاثر، ج 57، ص 212)۔

KAREEMIA FOUNDATION

17- امام مہدی(عج)، مظلوموں کے خون کا انتقام لینے والے

گذشتہ کلاس میں امام زمانہ (عج) کے دین الٰہی کو ظاہر کرنے والے ہونے کی صفت اور خصوصیت کا ذکر کیا گیا تھا، آج ایک خصوصیت یعنی مظلوموں کے خون کا انتقام لینے کے لئے مامور ہونے کی صفت کا ذکر کیا جارہا ہے۔

پیغمبر اکرم (ص) نے خطبہ غدیر میں امام مہدی (عج) کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

«أَلا إِنَّهُ الْمُنْتَقِمُ مِنَ الظّالِمينَ»

اے لوگو۔ جان لو کہ ہمارا مہدی (عج) جو آئے گا وہ تمام ظالموں سے انتقام و بدلہ لیگا۔

اسی طرح اسی خطبہ میں ذکر فرمایا کہ

«أَلا إِنَّهُ الْمُدْرِكُ بِكُلِّ ثارٍ لاَوْلِياءِاللهِ»

اے لوگو! جان لو کہ ہمارا مہدی (عج)، اللہ کے تمام اولیاء (دوستوں) کے خون بہانے والوں سے بدلہ لینے والا ہے۔

○ پیغمبر اکرم (ص) اور معصومین (ع) کی بہت سی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی (عج) کے ظہور سے پہلے دنیا ظلم و ستم سے بھر جائے گی۔ ظالموں اور بے دین ستمگروں کا بول بالا ہوگا۔ ہر جگہ، ہر علاقے میں کمزوروں کو ستایا جائے گا۔ دینداروں کو دبایا کچلا جائے گا۔ ایسے حالات کے بعد خداوند عالم امام مہدی عج کا ظہور فرمائے گا جو دنیا کو ایسے ہی عدل اور انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی۔ اور تمام ظالموں سے ان کے ظلم و ستم کا حساب اور بدلہ لے گا۔

KAREEMA FOUNDATION

○ دعائے ندبہ جو امام زمانہ (عج) سے منسوب ہے اور ہر صبح جمعہ اور عیدوں کے موقعوں پر پڑھنے کی بہت تاکید ہے۔ اس میں بھی امام زمانہ (عج) کی بہت سی صفات اور خصوصیات بیان ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک جگہ اس طرح فریاد کرنے کے لئے کہا گیا ہے کہ

«أَيْنَ الطَّالِبُ بِذُحُولِ الْأَنْبِيَاءِ وَ أَبْنَاءِ الْأَنْبِيَاءِ أَيْنَ الطَّالِبُ بِدَمِ الْمَقْتُولِ بِكَرْبَلاَءَ»

اے پیغمبروں اور ان کی اولادوں پر ہونے والے مظالم کا بدلہ لینے والے کہاں ہو؟ اے مقتول کربلا کے خون کا بدلہ لینے والے کہاں ہو؟ (جلد آجاؤ)۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ "خداوند عالم ہمارے قائم کو پردہ غیبت سے ظاہر کرے گا وہ ظالموں سے انتقام لے گا" (اثبات الہدی، ج ۱۵، ص ۱۹۶)۔

○ احادیث میں امام زمانہ (عج) کے لئے بیان کیا گیا ہے کہ آپ تمام پیغمبروں، رسولوں، اولیاء، اماموں اور اللہ کے دوستوں کا خون بہانے والے ظالموں اور قاتلوں سے بدلہ لیں گے۔ اور آپ کو یہ منصب اور عہدہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا کیا گیا ہے یعنی دنیا میں مظلوم چاہے جو بھی ہو اس کے خون کا بدلہ لینے والا اگر کوئی نہ بھی ہو تو امام زمانہ (عج) چونکہ اللہ کی طرف سے معین ہیں اور بے وارثوں کے وارث ہیں لہٰذا آپ کو بدلہ لینے کا حق ہے۔

امام زمانہ (عج) کی اس صفت کو قرآن مجید میں "منصور" کے عنوان سے بھی بیان کیا گیا ہے

«وَ مَنْ قُتِلَ مَظْلُوماً فَقَدْ جَعَلْنا لِوَلِيِّهِ سُلْطاناً فَلا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كانَ مَنْصُوراً»

"اور جو شخص ظلم سے قتل کیا جائے ہم نے اس کے وارث کو اختیار دیا ہے (کہ ظالم قاتل سے بدلہ لے) تو اس کو چاہیئے کہ قتل میں زیادتی نہ کرے کہ وہ منصور و فتحیاب ہے" (سورہ اسراء، آیت ۳۳)۔

KAREEMA FOUNDATION

○ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آدم (ع) سے لیکر ظہور تک تمام اللہ والوں کا خون بہانے والوں سے امام زمانہ (عج) کیسے بدلہ لیں گے؟ حدیثوں میں اس کا جواب یوں دنیا گیا ہے کہ امام (عج) کے ظہور کے بعد، اللہ تعالیٰ کچھ قاتلوں اور ظالموں کو اللہ زندہ کرے گا اور امام ان سے بدلہ لیں گے۔ دوسرے یہ کہ ان ظالموں اور قاتلوں کی نسل میں جو لوگ اپنے باپ داداؤں کے مظالم سے راضی اور خوش ہونگے، امام ان کی نسل سے بدلہ لیں گے۔

KAREEMA FOUNDATION

18- امام مہدی (عج)، ظالموں کے قلعوں کو فتح کرنے والے

گذشتہ کلاس میں امام زمانہ (عج) کے بارے میں بیان کیا گیا تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے اولیاء اور مظلوموں کے خون کا انتقام لینے والے ہیں اور یہ عہدہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملا ہوا ہے۔ جس کی عملی اور میدانی تصویر ظہور کے بعد دنیا کے سامنے آئے گی اور یہی وجہ ہے کہ آپ کی ولادت کے پہلے اور بعد میں ہمیشہ ظالم حکومتوں اور ستمگروں نے امام مہدی (عج) کے وجود اور آپ کیحکومت کے بارے میں مختلف قسم کے شبہات و شکوک پھیلانے کا کام کیا ہے اور ائمہ علیہم السلام اور امام مہدی (عج) کے ماننے والوں پر ظلم و ستم کیا ہے۔

☜ آج کی کلاس میں امام مہدی (عج) کے بارے میں ایک اور خصوصیت کا ذکر کیا جا رہا ہے جس کے بارے میں پیغمبر اکرم (ص) نے خطبہ غدیر میں فرمایا کہ

«أَلا إِنَّهُ فاتِحُ الْحُصُونِ وَهادِمُها»

؛ جان لو کہ ہمارا مہدی (عج) ظالموں کے قلعوں کو فتح کرے گا اور ان کو نابود کر دے گا۔

○ پیغمبر اکرم (ص) کا یہ اعلان امام زمانہ (عج) کی الٰہی قدرت اور ہیبت کو بیان کر رہا ہے کہ آپ آ کر دنیا میں ظلم و ستم کا خاتمہ کریں گے اور ظالموں کے تمام اڈّں اور ان کے حفاظتی قلعوں اور ان کی حکومتوں کو نابود کر دیں گے اور الٰہی حکومت کو قائم کریں گے اور اس کام سے کوئی بھی انہیں روک نہیں سکے گا۔

KAREEMA FOUNDATION

○ پیغمبر اکرم (ص) کی یہ پیشنگوئی تمام ظالم و جابر حکومتوں کے لئے ایک پیغام ہے کہ چاہے جتنے مضبوط قلعے اور حفاظتی مکان بنالو اور چاہے جتنا مظلوموں پر ظلم کرلو لیکن جب ہمارا مہدی (عج) آئے گا تو تمہاری تمام تیاریاں اور تدبیریں دھری کی دھری رہ جائیں گی۔

○ لیکن یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر دنیا بھر کے اتنے خطرناک ظالموں اور جدید اسلحوں کے سامنے امام مہدی (عج) کیسے جیت پائیں گے؟

☜ اس کا ایک جواب حدیثوں میں بیان ہوا ہے کہ سب سے پہلے تو امام آکر تمام لوگوں کو حق و سچائی کی دعوت دیں گے، جس سے بہت سے لوگ آپ کی باتوں کو قبول کرکے آپ کے ساتھ ہو جائیں گے اور اس کے بعد جو لوگ ہٹ دھرم ہونگے اور آپ سے مقابلہ کرنا چاہیں گے، ان سے جنگ ہوگی لیکن خداوند عالم مختلف طریقوں سے امام اور آپ کے لشکر کی مدد کرے گا جیسے فرشتوں کو مدد کے لئے بھیجے گا۔ دشمنوں کے دلوں میں ڈر اور خوف طاری کردے گا۔ اور بہت سے ملک اور شہر بغیر جنگ ہی کے فتح ہو جائیں گے، جیسا کہ آیا ہے کہ بہت سے علاقے ایک بار یا تین بار نعرہ تکبیر کہنے بھر سے فتح ہو جائیں گے۔ اس کے بعد بھی جو لوگ امام اور آپ کے لشکر سے مقابلہ کرے گا ان کو نابود کردیا جائے گا۔

KAREEMA FOUNDATION

19- امام مہدی(عج)، شرک و نفاق کا خاتمہ کرنے والے ہیں

★ گذشتہ کلاس میں امام زمانہ (عج) کے بارے میں بیان کیا گیا تھا کہ آپ ظالموں کے قلعوں کو فتح کرنے والے ہیں، آپ ظہور کے بعد تمام ظالموں حکمرانوں اور ان کے محکم و مضبوط ٹھکانوں کا خاتمہ کرکے دنیا میں عدل و انصاف کی حکومت قائم فرمائیں گے۔ آج کی کلاس میں ایک دوسری خصوصیت کا ذکر کیا جارہا ہے

☜ پیغمبر اکرم (ص) نے امام مہدی (عج) کی خصوصیت کے بارے میں اس طرح بیان فرمایا ہے کہ ☟

«ألا إِنَّهُ غالِبُ كُلِّ قَبيلَةٍ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ وَهادِيها»۔

اے لوگو! جان لو کہ ہمارا مہدی جو ہوگا وہ شرک کے تمام خاندانوں پر غلبہ پانے والا اور ان کی ہدایت کرنے والا ہے۔

☜ اسی طرح پیغمبر اکرم نے آگے فرمایا کہ

«ألا إِنَّهُ النّاصِرُ لِدينِ الله»؛

اے لوگو! جان لو کہ ہمارا مہدی (عج)، اللہ کے دین کی مدد کرنے والا ہوگا۔

○ پیغمبر اکرم (ص) کا یہ جملہ اس بات کو بیان کر رہا ہے کہ جب امام زمانہ (عج) کا ظہور ہوگا تو ساری دنیا میں اللہ کا دین غالب آجائے گا اور سب کے سب امام زمانہ (عج) کے ذریعہ ہدایت پا جائیں گے۔ ہر جگہ امن ہو جائے گا، دین اسلام کا غلبہ ہوگا، کوئی مشرک نہیں ہوگا۔

○ پیغمبر اکرم ص کا دوسرا جملہ کہ "ہمارا مہدی (عج)، اللہ کے دین کی مدد کرنے والا ہوگا"۔ یہاں دین خدا کی مدد کرنا یعنی حقیقی دین کو ظاہر کرنا، دنیا میں دین کا غلبہ قائم کرنا اور شرک و نفاق و بے دینی کے آثار کا خاتمہ کرنا جیسے امور ہیں اور حدیثوں میں بھی اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ امام مہدی عج کے ذریعہ دین اسلام سارے ادیان پر غلبہ پالے گا۔ امام مہدی (عج)

KAREEMA FOUNDATION

آ کر دین خدا کی صحیح اور حقیقی باتوں کو بیان کریں گے۔ امام مہدی (عج) کے زمانے میں دین اسلام کے تمام احکام معاشرے میں لاگو اور جاری ہونگے۔ شرک اور بدعتوں کے تمام آثار کو ختم کریں گے۔ جیسا کہ ظہور کے بعد ظاہر ہونے والے ان حالات کو قرآن مجید سورہ نور، آیت ۵۵ میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ

"جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنادے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے مستحکم و پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی کوئیکفر کرے تو ایسے لوگ بد کردار ہیں"

○ دین کی نصرت اور مدد کرنا، غیبت کے زمانے میں امام مہدی (عج) کے سچے منتظرین (انتظار کرنے والوں) کی بھی پہچان ہے کہ ہم سب کو اپنی زبان اور اپنے عمل سے دین خدا کی نصرت و مدد کرنا چاہئے اور امام کے ظہور کے لئے راستہ فراہم کرنا چاہئے۔

KAREEMA FOUNDATION

20- امام مہدی(عج)، فیوض و برکات الٰہی کا واسطہ

★ گذشتہ کلاس میں امام زمانہ (عج) کے بارے میں بیان کیا گیا تھا کہ آپ شرک و نفاق کا خاتمہ کرنے والے ہیں اور دین خدا کی نصرت و مدد کرنے والے ہیں۔

آج کی کلاس میں امام زمانہ (عج) کی ایک دوسری اہم خصوصیت کا ذکر کیا جارہا ہے

پیغمبر اکرم (ص) نے خطبہ غدیر میں ارشاد فرمایا کہ

«أَلا إِنَّهُ الْغَرّافُ مِنْ بَحْرٍ عَميقٍ»

اے لوگو! جان لو کہ ہمارا مہدی عج جو ہوگا وہ (علم و رحمت و فضل و کرم و عدل الٰہی وغیرہ کے) گہرے سمندر سے فیض (فائدہ) اٹھانے والا ہوگا۔

○ پیغمبر (ص) کا یہ جملہ امام زمانہ (عج) کی عظیم صفت کو بیان کر رہا ہے جس کی وضاحت کئی حدیثوں کی روشنی میں بیان ہوئی ہے۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ پروردگار عالم امام مہدی (عج) کے لئے اپنے علم، رحمت، فضل و کرم، عدل و مہربانی وغیرہ کو عظیم سمندر کی طرح قرار دے گا اور امام اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دنیا میں ان سب چیزوں کو عام کریں گے اور امام زمانہ (عج) ان تمام چیزوں کے لئے جو فیوض و برکات الٰہی ہیں، ان سب کے لئے واسطہ اور ذریعہ ہیں۔

★ مذکورہ بات کی طرف قرآن مجید نے یوں اشارہ فرمایا ہے کہ "فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ" کون ہے جو تمہارے لئے میٹھا اور اچھے ذائقے والا پانی لے کر آئے۔ (سورہ ملک، آیت ۳۰) حدیثوں میں اس آیت سے مراد امام زمانہ (عج) کو بیان کیا گیا ہے۔ اور عربی زبان میں پانی کے چشمے اور سمندر کی مثال بہت زیادہ علم و رحمت و فضل و کرم و عدل وغیرہ کو بیان

KAREEMA FOUNDATION

کرنے کے لئے دی جاتی ہے۔ لہٰذا معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم امام زمانہ کے ظہور کے بعد دنیا میں انہیں کے ذریعہ اپنے علم ورحمت و فضل و کرم و عدالت کو عام کرے گا۔

○ ایک حدیث میں آیا ہے کہ "علم کے ۲۷ حرف ہیں، اللہ نے جناب آدم سے لے کر امام زمانہ عج تک صرف ۲ حرف کو دنیا میں ظاہر کیا ہے جس میں سب شریک ہیں لیکن امام مہدی (عج) کے ظہور کے بعد باقی تمام ۲۵ حروف کو بھی دنیا میں ظاہر کر دے گا"۔ (بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۶) اب اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آج تک صرف ۲ حرف علم آنے کے بعد یہ حالت ہے تو ظہور امام کے بعد دنیا کا کیا عالم ہوگا۔ اسی لئے کہا گیا ہے ظہور کے بعد دنیا، دینی اور دنیاوی اعتبار سے ترقی کی بلندیوں پر پہونچ جائے گی۔

KAREEMA FOUNDATION

21- صاحبان فضل اور جاہلوں کے ساتھ امام مہدی(عج) کا سلوک

گذشتہ کلاس میں امام زمانہ (عج) کے بارے میں بیان کیا گیا تھا کہ آپ فیوض و برکات الٰہی کے لئے واسطہ ہوں گے اور آپ کے دوران حکومت لوگ برکات الٰہی سے مالامال ہونگے۔ آج کی کلاس میں امام کی ایک اور خصوصیت کا ذکر کیا جارہا ہے جس کے بارے میں پیغمبر اکرم (ص) نے خطبہ غدیر میں فرمایا ہے کہ

«أَلا إِنَّهُ یَسِمُ کُلَّ ذی فَضْلٍ بِفَضْلِه وَ کُلَّ ذی جَهْلٍ بِجَهْلِه»

جان لو کہ ہمارا مہدی (عج) جب آئے گا تو ہر صاحب فضیلت اور نیکی کرنے والے کو اس کا حق عطا کرے گا اور ہر جاہل اور نادان کو اس کی جگہ رکھے گا»۔

پیغمبر اکرم (ص) کا یہ جملہ قرآن مجید کی ایک آیت کے جملے کی طرح ہے جس میں ارشاد ہوتا ہے کہ

«وَ یؤْتِ کلّ ذِی فَضْلٍ فَضْلَه»

ہر صاحب فضیلت اور نیکی کرنے والے کو اس کی نیکی کا بدلہ دے گا»۔ (سورہ ہود، آیت ۳)۔ اس آیت میں ظاہری طور پر اللہ کی طرف متوجہ رہنے والوں کو اچھی زندگی عطا کرنے اور ہر شخص کی فضیلت و نیکی کا عوض اور بدلہ عطا کرنے کا اعلان ہورہا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ

"ویؤْتِ کلّ ذِی فَضْلٍ فَضْلَهُ هُوَ عَلِی بْنُ أَبِیطَالِبٍ ع»

یہ عوض اور بدلہ عطا کرنے والے امام علی علیہ السلام ہیں۔ (المناقب ابن شہرآشوب، ج3، ص98 ؛ شواہد التنزیل حسکانی، ج1، ص355)۔ ظاہر ہے کہ امام علی (ع) سلسلہ امامت میں پہلے امام ہیں وہ فضل اور نیکی کا بدلہ عطا کرنے والے ہیں تو آیت

KAREEMA FOUNDATION

کے آخری مصداق امام مہدی (عج) ہیں جن کے بارے میں بھی پیغمبر اکرم (عج) نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو ان کے فضل و نیکی کا بدلہ عطا کریں گے۔ اسی طرح جاہلوں کو ان کی حیثیت دکھائیں گے۔

قرآن مجید کی آیت اور امام زمانہ (عج) کے بارے میں حدیث اور اسی طرح دوسری حدیثوں میں روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ جب امام کا ظہور ہوگا تو ہر حقدار کو اس کا حق ملے گا۔ ہر فضیلت رکھنے اور اچھا کام کرنے والے کو اس کا انعام ملے گا۔ ہر دیندار کو اس کا اجر ملے گا، ہر محنت اور زحمت کش کرنے والے کو اس کا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اسی طرح ہر عالم، فاضل، قابل، لائق، عامل کو اس کے علم، فضل، قابلیت، لیاقت اور عمل کے لحاظ سے مرتبہ عطا کیا جائے گا۔ اس کے مقابلے میں جاہل، کاہل، کام چور کو ناحق کسی کا حق نہیں لینے دیا جائے گا۔ جو لائق اور باصلاحیت نہیں ہوگا اس کو دوسروں کی جگہ اور دوسروں کے مقام تک بیٹھنے نہیں دیا جائے گا۔

کچھ حدیثوں کی روشنی میں امام زمانہ (عج) کی جو صفت بیان ہوئی ہے یہاں " فضل " سے مراد علم ہے اور صاحب فضل سے مراد " عالم " ہے جس کے مقابلے میں " جہل " آیا ہے۔ لہٰذا حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ ظہور امام زمانہ (عج) کے بعد جو شخص جتنا علم کا مالک ہوگا اس کو اتنا بلند مرتبہ دیا جائے گا اور اس کے مقابلے میں جو جتنا زیادہ جاہل ہوگا اس کو بلند مقامات سے دور رکھے گا۔ یعنی جو جتنا قیمتی شخص ہوگا اس کو اتنی ہی قیمت عطا کی جائے گی۔

لیکن یاد رہے کہ اسلام میں عالم اور جاہل ہونے کا معیار صرف کچھ کتابیں پڑھ لینا اور کچھ علوم سے جاہل ہونا نہیں ہے بلکہ دین الٰہی اور شریعت کے عقائد و احکام اور معارف کو جان کر، سمجھ کر ان پر عمل کرنے والا ہی " سچا عالم " ہے اور ان کو نہ جاننے یا جانتے ہوئے بھی عمل نہ کرنے والا ہی " حقیقی معنی میں جاہل " ہے۔

22- امام مہدی(عج)، خدا کے منتخب اورتمام علوم کے وارث

★ آج کی کلاس میں امام زمانہ (عج) کے بارے میں دواہم خصوصیات کا ذکر کیا جارہا ہےایک آپ کا اللہ کی جانب سے منتخب کیا جانا اور دوسرے آپ تمام علوم کا وارث ہونا ہے۔ ان دونوں خصوصیات کے بارے میں پیغمبراکرم (ص) نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ

«أَلا إِنَّهُ خِيَرَةُاللهِ وَ مُخْتارُهُ»

جان لو کہ ہمارا مہدی (عج) ہر اعتبار سے بہترین اور اللہ کی طرف سے منتخب کیا ہوا ہے۔

اسی طرح آگے فرمایا کہ

«أَلا إِنَّهُ وارِثُ كُلِّ عِلْمٍ وَالْمحيطُ بِكُلِّ فَهْمٍ»

جان لو کہ ہمارا مہدی (عج) تمام علوم کا وارث ہوگا اور ہر طرح فکر و سمجھ پر قابض ہوگا۔

○ پیغمبراکرم (ص) کے یہ جملے بہت سی باتوں کی طرف رہنمائی کرتے ہیں؛ جن میں سے اہم یہ ہے کہ

ا۔ امام مہدی (عج)، اپنے زمانے میں ہر لحاظ سے سب سے بہترین ہے لہٰذا جسمانی، روحانی اور نورانی لحاظ سے تمام کمالات کا حامل ہیں اور اسی لئے امامت وخلافت الٰہیہ کے آخری وارث کے عنوان سے آپ کا انتخاب ہوا ہے اور آپ کو تمام انسانیت کے لئے نمونہ عمل اور آئیڈیل بنایا گیا ہے۔

KAREEMA FOUNDATION

۲۔ امام مہدی (عج)، چونکہ اپنے زمانے میں سب سے بہترین اور اللہ کی طرف سے منتخب ہیں لہٰذا آپ بھی علم، عصمت، قدرت و اختیارات وغیرہ میں تمام معصومین علیہم السلام کی طرح ہیں۔

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) نے امام مہدی (عج) کے وسیع علم اور لوگوں کی تمام افکار اور باطن سے آگاہی کے بارے میں جو صفت بتائی ہے اس کو اگر روایات کی روشنی میں دیکھا جائے تو اس کا ظاہری مطلب تو یہ ہے کہ امام مہدی (عج) چونکہ تمام پیغمبروں، نبیوں اور اماموں کے وارث ہیں لہٰذا ان سب کے علوم و معارف، ان سب کی لائی ہوئی آسمانی کتابوں اور نازل ہونے والے علوم و معارف سے آپ آگاہ ہونگے، سب کے وارث ہونگے [بحار الانوار، ج ۲۶، ص ۲۴۸]۔ لیکن اس بات کا ایک باطنی مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ امام مہدی (عج) کو ہر طرح کا ضروری علم چاہے قدیم ہو یا جدید، ظاہری ہو یا باطنی، دینی ہو یا دنیوی سب عطا کئے ہوئے ہے اس لئے کہ آپ آخری جانشین اور خلیفہ ہیں اور آپ کا زمانہ علوم کی ترقی میں بہت آگے نکل چکا ہے۔

۴۔ امام مہدی (عج) کے علم و آگاہی کی خاص بات یہ ہے کہ آپ کا علم دوسرے معصومین علیہم السلام کی طرح صرف دینی علوم تک محدود نہیں ہے بلکہ جتنے بھی مسائل اور جو بھی امور علم و فہم و فکر کے دائرے میں آسکتے ہیں، آپ ان سب سے آگاہ ہیں۔ لہٰذا ایسا نہیں ہے کہ عام لوگوں کے پاس جو علم و سمجھ ہوگی، اس سے آپ آگاہ نہیں ہونگے بلکہ حدیث میں اس مطلب کی طرف خاص تاکید ہے کہ "ہر طرح کی فکر و سمجھ پر آپ کا قبضہ ہوگا" اس لئے دنیا میں جو بھی صحیح اور حقیقی علم ملا ہے وہ سب اللہ کے رہبروں کا بانٹا ہوا صدقہ ہے۔ سب کو ان ہی کے در سے ملا ہے۔ لہٰذا عام لوگوں کے علم کی ان کو ضرورت نہیں ہے بلکہ لوگوں کو ان کے علوم کی ضرورت ہے۔

KAREEMA FOUNDATION

۵۔ پیغمبر نے دوسرے جملے کے آخری حصہ میں امام مہدی (عج) کی جو صفت بیان فرمائی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ "لوگوں کے ذہنوں میں پیدا ہونے والی ہر فکر اور لوگوں کے سمجھ میں آنے والی ہر سمجھ کا بھی علم امام مہدی (عج) کے پاس ہوگا" یعنی علم تو بڑی چیز ہے، ہمارا امام لوگوں کے ذہنوں اور فکروں سے بھی آگاہی رکھتا ہے۔ اور اسے جان لیتا ہے۔ یہ بات اسی طرح ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "لوگوں کی آنکھیں اللہ کو نہیں دیکھ سکتی ہیں لیکن وہ سب کو دیکھتا ہے"۔ [سورہ انعام، آیت ۱۰۳]۔

۶۔ لوگوں کے حالات اور ان کی اخبار سے آگاہی ہر وقت امام زمانہ (عج) کے پاس ہوتی ہے جیسا کہ شیخ مفید نامی بزرگ شیعہ عالم سے امام (عج) نے ایک خط میں فرمایا کہ

«فانّا نُحیط علما بانَبائکم و لا یعزب عنّا شیءٌ من أخبارکم»

ہم تم لوگوں کے حالات اور تمہارے بارے میں خبروں سے آگاہ ہیں اور تم لوگوں کی کوئی بھی خبر و حالت ہم سے پوشیدہ نہیں ہے۔ (احتجاج طبرسی، ج ۲ ص ۵۹۵)۔

۷۔ امام مہدی (عج) کے لئے علم کی فراوانی اور تمام امور پر احاطہ رکھنے کی خصوصیت ہے جس کی بنا پر آپ تمام ادیان و مذاہب اور مکاتب فکر کو ایک کردیں گے اور سب کی ہدایت کرکے پوری دنیا میں فقط اور فقط اسلام کا غلبہ قائم کریں گے۔

KAREEMA FOUNDATION

23- امام مہدی(عج) خدا کی جانب سے "مخبر" اور "مشیّد" ہونگے

گذشتہ کلاس میں امام زمانہ (عج) کے بارے میں بیان ہوا کہ آپ خدا کے منتخب ہیں اور آپ کو تمام علوم کا وارث بنایا گیا ہے۔ آج کی کلاس میں آپ کی دوسری ۲ خصوصیات یعنی " مخبر ہونے " اور "مشیّد ہونے " کے بارے میں ذکر کیا جارہا ہے۔

پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا کہ

«أَلا إِنَّهُ الْمُخْبِرُ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ وَ الْمُشَيِّدُ لِامْرِ آياتِهِ»

اے لوگو! جان لو کہ ہمارا مہدی (عج) اپنے پروردگار کی طرف سے خبر دے گا اور دنیا میں اس کی آیتوں و نشانیوں کو روشن اور محکم کرے گا۔

○ مخبر یعنی خبر دینے والا۔ مشیّد یعنی محکم اور مضبوطی عطا کرنے والا۔ امام زمانہ (عج) اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان دونوں خصوصیات کے حامل ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کی جانب سے مختلف اخبار اور باتوں کو دنیا کے سامنے ظاہر کریں گے جس میں دینی اور دنیاوی امور سب شامل ہیں۔

○ امام مہدی (عج)، اللہ تعالیٰ جانب سے الٰہی آیات اور نشانیوں کی خبر دینے والے اور ان کو محکم کرنے والے ہیں۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ آپ ظہور کے بعد آکر گذشتہ تمام آسمانی کتابوں، قرآن کی آیتوں، حدیثوں اور دینی و تاریخی روایتوں اور دوسرے تمام حقائق کو صحیح طرح سے روشن کریں گے اور ان کے بارے میں اہل دنیا کو خبر دیں گے اور ان کو مختلف قسم کی تحریفات سے پاک کردیں گے۔

○ اللہ کی طرف سے آنے والی آیتیں دو طرح کی ہیں؛ تکوینی اور تشریعی۔ تکوینی آیات یعنی دنیا اور انسان کی خلقت و پیدائش۔ تشریعی آیات یعنی شریعت کے قوانین اور اصول ۔ ان دونوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانیاں کہا ہے اور انہیں کو ظاہر کرنے اور دنیا میں پھیلانے

KAREEMA FOUNDATION

کے لیے معصوم رہبروں اور رہنماؤں کو بھیجا ہے جس میں سب سے آخری حضرت امام مہدی (عج) ہیں جن کے زمانے میں اللہ کی تمام تکوینی اور تشریعی نشانیاں ظاہر ہو نگی۔ اور آپ اپنے زمانہ امامت میں، خاص طور پر ظہور کے بعد اللہ کی طرف سے ان تمام آیتوں اور نشانیوں کو واضح اور روشن کریں گے اور ان کو محکم کریں گے۔

○ آیات الہی کو محکم اور مضبوط کرنے کا ایک مطلب عملی طور پر ان کے مطابق عمل کرنا ہے۔ ہمارے معصومین علیہم السلام نے ہمیشہ اپنے عمل کے ذریعہ اللہ کی آیات اور احکام کو مضبوط فرمایا ہے، اسی طرح حضرت امام زمانہ (عج) بھی اپنے دور میں آیات و احکام الہی کو عملی طور پر زمانہ غیبت اور ظہور کے بعد عملی طور پر مضبوط اور محکم کریں گے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو امام زمانہ (عج) آیات الہی کا مجسّم نمونہ ہو نگے۔

○ آیات الہی کو محکم اور مضبوط کرنے کی ایک صورت یہ ہوگی کہ امام مہدی (عج) ظہور کے بعد آیات اور احکام الہی کو دلایل اور معجزات کے ذریعہ ثابت کریں گے۔

KAREEMA FOUNDATION

24- امام مہدی(عج) "رشید" اور "سدید" ہیں

گذشتہ کلاس میں امام زمانہ (عج) کے بارے میں بیان ہوا کہ آپ کی جانب سے "مُخبِر" اور "مُشیِّد" ہیں۔آج کی کلاس میں آپ کی دوسری ۲ خصوصیات یعنی "رشید" اور "سدید" کے بارے میں ذکر کیا جارہا ہے

پیغمبر اکرم (ص) نے ان دونوں خصوصیات کے بارے میں فرمایا کہ

«أَلا إِنَّهُ الرَّشِيدُ السَّدِيدُ»

جان لو کہ ہمارا مہدی (عج) بلند مرتبے والے اور ثابت قدم ہونگے۔

○ امام زمانہ (عج) کے لئے جو کہا گیا ہے کہ آپ "رشید" ہے یعنی آپ کی ذات بہت بلند مرتبہ والی ہے۔اس لئے کہ "رشید" اسے کہا جاتا ہے جو عقلمند، سمجھدار، صحیح فیصلہ کرنے والا اور سعادت مند ہو۔جس کا راستہ اور طریقہ بالکل سیدھا ہو۔امام مہدی (عج) چونکہ ذاتی طور پر خود معصوم ہیں لہٰذا دین و ہدایت کے سلسلے میں آپ کا جو بھی طریقہ ہوگا۔آپ کے جو بھی اصول و قوانین ہونگے۔اور آپ جو بھی برنامہ لائیں گے، وہ سب کامل اور بہترین ہونگے اور ان کسی طرح کی خطا و غلطی نہیں ہوگی۔

○ امام مہدی (عج) کی دوسری صفت جو بیان ہوئی ہے وہ "سدید" ہونا ہے۔اس کا مطلب بھی مضبوطی رکھنا اور ثابت قدم ہونا ہے یعنی امام جس دین و شریعت یعنی اسلام کے پابند ہونگے وہ بالکل سیدھا اور مستقیم راستہ ہے۔اسی طرح امام مہدی (عج) جس مقصد اور ہدف کے لیے قدم بڑھائیں گے اس میں مضبوط اور ثابت قدم رہیں گے اور اللہ تعالیٰ اس میں آپ کی مدد کرے گا جس کی وجہ سے آپ ہر کام اور ہر میدان میں کامیابی حاصل کریں گے، اس لیے کہ موجودہ زمانے میں قیامت تک صرف آپ ہی اللہ کی جانب سے معصوم رہبر اور راہنما ہیں اور آپ ہی کا راستہ سیدھا اور مستقیم ہے جیسا کہ پیغمبر اکرم (ص) نے ایک حدیث میں فرمایا کہ

KAREEMA FOUNDATION

«انَّا صِراطُ اللهِ المُستَقِیمُ الَّذی امَرکُم بِاتِّبَاعِهِ ثُمَّ عَلِیٌّ مِن بَعدِی ثُمَّ وُلدِی مِن صُلبِهِ ائِمَّهُ یَهدُونَ الَی الحَقّ وَ بِهِ یَعدِلُون»

ہم ہی اللہ کی جانب سے بتایا سیدھا راستہ ہیں جس کی پیروی کا تم سب کو حکم دیا گیا ہے۔ میرے بعد علی علیہ السلام اور ان کے بعد ان کی نسل سے آنے والے معصوم امام سیدھے راستے کے حامل ہونگے اور لوگوں کو حق کی جانب ہدایت کریں گے اور حق کے ساتھ عدالت وانصاف کریں گے۔

KAREEMA FOUNDATION

25- امام مہدی(عج) صاحب اختیارات ہیں

★ گذشتہ کلاس میں امام زمانہ (عج) کی ۲ خصوصیات "رشید" اور "سدید" ہونے کے بارے میں اہم مطالب بیان ہوئے تھے۔آج کی کلاس میں امام زمانہ عج کے ایک اہم مقام یعنی "صاحب اختیارات" ہونے کے سلسلے میں کچھ اہم باتوں کو بیان کیا گیا جارہا ہے

پیغمبر اکرم (ص) نے اس سلسلے میں فرمایا ہے کہ ☜

«أَلا إِنَّهُ الْمُفَوَّضُ إِلَيْهِ»

جان لو کہ ہمارا مہدی (عج) وہ ہوگا جس کے ہاتھوں میں تمام چیزوں (دین و دنیا کے کاموں) کا اختیار ہوگا۔

○ پیغمبر اکرم (ص) نے امام زمانہ (عج) کے لئے یہ جو مقام اور خصوصیت بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے ان کو دین و دنیا کے تمام کاموں کا اختیار عطا کیا گیا ہوگا۔ یوں تو یہ صفت تمام اماموں (ع) کے لئے ہے لیکن امام زمانہ (عج) کے لئے خاص طور پر یہ اختیار ظاہر ہوگا اور ظہور کے بعد دنیا اور دین کے تمام کاموں کا اختیار اللہ کے اذن و اجازت سے امام مہدی (عج) کے ہاتھوں میں ہوگا۔ اور دنیا امام (عج) کے اختیار اور اس کے آثار کو اپنی آنکھوں سے دیکھے گی۔اور الہی رہبر و نمایندے کے جلوؤں کا مشاہدہ کرے گی۔ جس کی وجہ سے اللہ کا دین پوری دنیا میں چھا جائے گا۔

○ دین و دنیا کے تمام امور میں اماموں کے اختیار کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے کہ آپ ہر چیز کو اپنی مرضی سے جس طرح چاہے انجام دیتے ہیں، اپنے دل کی چاہت و خواہش کے حساب سے کوئی بھی کام کر لیتے ہیں۔ نہیں ہر کام کر سکتے ہیں، ہر چیز پر اختیار رکھتے ہیں لیکن یہ اختیار اللہ کی جانب سے ہوتا ہے۔ معصومین (ع) کا ہر کام اللہ کی مرضی اور مشیت کے مطابق

KAREEMA FOUNDATION

ہوتا ہے۔ البتہ یہ بات بھی یاد رکھنا چاہئیے کہ معصومین (ع)، اللہ کی مرضی و مشیت سے آگاہ رہتے ہیں لہٰذا ان کا کوئی بھی کام غلط اور خطا والا نہیں ہوتا ہے۔

○ معصومین (ع) اور موجودہ زمانے میں امام مہدی (عج) کے اختیار رکھنے اور تمام کاموں کو امام کے حوالے کیے جانے کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہی حضرات (ع) وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور مخلوقات کے درمیان واسطہ اور ذریعہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ تمام کاموں کو اپنے نمایندوں کے ذریعہ انجام دیتا ہے اور انہیں کے ذریعہ اپنی مخلوقات کو امور و مسایل کو انجام تک پہونچاتا ہے۔

○ معصومین (ع) اور موجودہ زمانے میں امام مہدی (عج) کو اللہ تعالیٰ جانب سے ملنے والے اختیار اور تفویض یعنی دین و دنیا کے کاموں کو ان کے حوالے کیے جانے کی بنا پر تمام دنیا خاص طور پر تمام مسلمانوں اور مومنین کی ذمہ داری ہے کہ ہم صرف اور صرف انہیں معصوم حضرات سے زندگی کے نظام کو حاصل کریں اور ایمان و عقاید، احکام و اعمال میں فقط ان معصوم حضرات کی باتوں کو مانیں اور عمل کریں۔ جیسا کہ ایک حدیث میں امام صادق (ع) نے فرمایا کہ

" پیغمبر اکرم (ص) نے تمام امور کے اختیار کو اپنے بعد علی علیہ السلام کے حوالے کر دیا تھا اور آپ کو امین قرار دیا۔ اے ہمارے شیعوں تم لوگ تو علی علیہ السلام کے سامنے تسلیم ہو گیے، لیکن لوگوں نے علی علیہ السلام کا انکار کیا۔ خدا کی قسم! ہمیں یہ بات پسند ہے کہ جب ہم کچھ کہیں تو تم بھی کہو، جب ہم خاموش رہنے کے لیے کہیں تو تم بھی خاموش رہو۔ ہم لوگ ہی خدا اور تمہارے درمیان واسطہ ہیں ہمارے امر و حکم کے علاوہ خدا نے کسی بھی امر و حکم میں خیر و بھلائی کو نہیں رکھا ہے۔" (الکافی، ج۱، ص۲۶۵)۔

KAREEMA FOUNDATION

26- امام مہدی(عج) کے بارے میں بشارتیں

گذشتہ کلاس میں امام زمانہ (عج)کے "صاحب اختیارات" ہونے کے سلسلے میں کچھ اہم باتوں کو بیان کیا گیا تھا، آج پھر ایک خصوصیت کا ذکر کیا جارہا ہے؛

پیغمبر اکرم (ص) نے اس سلسلے میں فرمایا ہے کہ

«أَلا إِنَّهُ قَدْ بَشَّرَ بِهِ مَنْ سَلَفَ مِنَ الْقُرونِ بَيْنَ يَدَيْهِ»

جان لو کہ ہمارا مہدی (عج) وہ ہے جس کے ظہور کے بارے میں تمام گذشتہ لوگوں نے بشارت دی ہے۔

○ پیغمبر اکرم (ص) نے امام زمانہ (عج) کے لئے جو صفت بیان فرمائی کہ ان کے آنے کی خبر اور بشارت تمام لوگوں نے دی ہے۔اس سلسلے میں بہت سی باتیں پائی جاتی ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ دنیائے بشریت کو ظلم و ستم، مشکلات و مصائب سے نجات دینے والے " منجی" کا عقیدہ تمام مذاہب اور مکاتب میں پایا گیا ہے اور تمام مذاہب والوں نے کسی نہ کسی صورت میں اس بات کو بیان کیا ہے کہ آخری زمانے میں ایک آئے گا جو دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا اور اس دنیا میں ایک الہی حکومت کو قائم کرے گا۔

○ قرآن مجید کی متعدد آیات میں بھی امام مہدی (عج) کے بارے میں بشارت آئی ہے جس میں سے سورہ انبیاء، آیت ۱۰۵ اور نور، آیت ۵۵ میں خاص طور پر اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

○ پیغمبر (ص) کے اس جملے میں خاص بات جو بیان ہوئی ہے وہ یہ کہ امام مہدی عج کی بشارت " تمام گذشتہ لوگوں کے ذریعہ دی گئی ہے" اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف گذشتہ انبیاء اور پیغمبروں نے ہی نہیں دی تھی بلکہ تمام آسمانی اور غیر آسمانی مذاہب کے رہنما اور

KAREEMA FOUNDATION

رہبروں نے بھی یہ خبر دی ہے۔ اسی لئے بعض غیر آسمانی مذاہب جیسے ہندو مذاہب، چینی اور جاپانی مذاہب وغیرہ کی کتابوں میں آخری زمانے کو نجات دینے والے کے بارے میں آج بھی پڑھتے ہیں۔

KAREEMA FOUNDATION

27- امام مہدی(عج) آخری حجت اورصاحب حق و نور

گذشتہ کلاس میں بیان کیا گیا تھا کہ امام زمانہ (عج) کے بارے میں تمام گذشتہ امتوں اور لوگوں اور کتابوں میں بشارتیں دی گئیں ہیں؛ آج پھر چند خصوصیت کا ذکر کیا جارہاہے؛ پیغمبر اکرم (ص) نے اس سلسلے میں فرمایا ہے کہ

«أَلَا إِنَّهُ الْباقی حُجَّةً وَلاحُجَّةَ بَعْدَهُ وَلا حَقَّ إِلاّ مَعَهُ وَلانُورَ إِلاّعِنْدَهُ»

جان لو کہ ہمارا مہدی (عج) اللہ کی طرف سے آخری حجت اور رہنما ہوگا جس کے بعد کوئی حجت و رہنما نہیں ہوگا۔ حق صرف اس کے پاس ہوگا۔ نور و روشنی صرف اسی کے پاس ہوگی۔

○ پیغمبر اکرم (ص) کے اس جملے میں امام مہدی (عج) کے آخری امام اور حجت الہی ہونے کی خبر دی جارہی ہے۔ اسی طرح یہ بھی بیان کیا جارہاہے کہ صرف اسی کے پاس حق ہوگا، وہی حقیقت کا حامل ہوگا۔ اسی کے پاس نور ہدایت ہوگا۔ اس صفت کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ

1 - اگر کوئی امام مہدی (عج) کے علاوہ آخری امام اور حجت الہی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔

2 - اگر کوئی امام والہی رہبر ہونے کا دعویٰ کرے اور حقیقت اور نور الہی رکھنے کا دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے۔

3 - اگر کوئی امام مہدی (عج) کو نہ مانتے ہوئے سچے دین اور صحیح راستے پر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ یقینا گمراہ ہے اور نور ہدایت سے بہت دور ہے۔ اس لئے کہ پیغمبر (ص) کے بیان کے مطابق آخری زمانے میں حق و حقیقت اور ہدایت کا نور صرف امام مہدی (عج) کے پاس ہوگا یا اس کے پاس ہوگا جو امام مہدی (عج) سے متصل ہوگا۔

KAREEMA FOUNDATION

○امام مہدی (عج) اللہ کی جانب سے آخری حجت، صاحب حق اور صاحب نور ہیں۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے بچا کر رکھا ہے جو آخری زمانے میں ظہور فرمائیں گے؛ قرآن مجید میں بھی ارشاد ہوا ہے کہ

«بَقِيَّتُ اَللّٰهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ وَ ما أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ»

جو اللہ نے تمہارے لئے بچا کر رکھا ہے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر واقعی طور پر خدا پر ایمان رکھتے ہو تو۔ اور میں تمہارا محافظ ہوں۔(سورہ ہود، آیت ۸۶)۔ اس آیت کے ذیل میں مختلف حدیثوں میں "بَقِيَّتُ اللّٰهِ" سے مراد امام زمانہ (عج) کو بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو کعبہ پر ٹیک لگائے گا، ان کے اطراف میں ۳۱۳ افراد جمع ہونگے اور آپ سب سے پہلی بات یہ کہیں گے کہ

«بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ»

میں زمین پر اللہ کی جانب سے باقی رکھا گیا ہوں۔(تفسیر اہل بیت ع، ج۶، ص۷۰۷۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص۱۹۱)۔

○پیغمبر اکرم (ص) کا یہ جملہ کہ آخری زمانے میں جو بھی حق و نور ہوگا وہ صرف ہمارے مہدی (عج) کے پاس ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کائنات میں حق اور نور کی تلاش کرنا ہے تو امام زمانہ (عج) کے ذریعہ پہونچا جاسکتا ہے۔ قرآن و احادیث میں حق کیا ہے اور کون ہے؟ اس کے بہت سے مصداق بیان ہوئے ہیں۔ جیسے اللہ حق و نور ہے، قرآن حق و نور ہے۔ معصومین (ع) کی حدیثیں حق و نور ہیں۔ کچھ لوگ حق اور نور کے ساتھ ہیں وغیرہ۔ تو ان سب تک پہونچنا آخری زمانے میں صرف امام زمانہ (عج) کے ذریعہ ممکن ہے۔ اگر کوئی دوسرا راستہ اپنائے یا اپنی طرف سے پہونچنا چاہے تو کبھی بھی حق و نور تک نہیں پہونچ سکتا ہے۔

KAREEMA FOUNDATION

○امام مہدی (عج) کے ساتھ حق اور نور ہونے سے مراد حدیث کی روشنی میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ حق ان کے ساتھ ہے یعنی طولانی غیبت کے بعد ان کا ظہور فرمانا حق ہے۔ قرآن مجید کی ایک آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ

«سَنُرِیهِمْ آیاتنا فِی اَلْآفاقِ وَ فِی أَنْفُسِهِمْ حَتّی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ اَلْحَقُّ أَ وَ لَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ أَنَّهُ عَلی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیدٌ»

ہم اپنی (قدرت و حکمت) کی نشانیوں کو کائنات اور بندوں کے نفسوں میں روشن کریں گے تاکہ یہ بات ان کے لئے ظاہر ہو جائے کہ وہ حق ہے۔ کیا یہ بات کافی نہیں ہے کہ پروردگار کائنات کی تمام مخلوق کے بارے میں جانتا ہے؟ (سورہ فصلت، آیت ۵۳) جناب ابوبصیر نامی صحابی نے امام جعفر صادق (ع) سے اس آیت کے بارے میں پوچھا کہ حق کے ظاہر ہونے کا کیا مطلب ہے؟ تو امام نے فرمایا اس سے مراد ہمارے قائم (عج) کا ظہور ہے۔ وہی پروردگار کے نزدیک حق ہے جس کو تمام مخلوقات دیکھے گی اور اس بارے میں کوئی بھی شکّ نہیں رہے گا۔

KAREEMA FOUNDATION

28- امام مہدی(عج) سب پر غالب رہیں گے

گذشتہ کلاس میں بیان کیا گیا تھا کہ آخری زمانے میں امام زمانہ (عج) حجت خدا ہیں اور نور و حق صرف آپ کے ساتھ ہے اور وہی شخص نور و حق و ہدایت تک پہونچ سکتا ہے جو آپ سے متصل ہیں۔ آج کی کلاس میں ایک اور خصوصیت کا ذکر کیا جا رہا ہے؛

جس کو پیغمبر اکرم (ص) نے خطبہ غدیر میں بیان فرمایا ہے کہ ☞

«أَلا إِنَّهُ لاغالِبَ لَهُ وَلامَنْصورَ عَلَيْهِ»

جان لو کہ ہمارا مہدی (عج) وہ ہے جس پر کوئی غالب نہیں آسکتا ہے اور کوئی اس کے مقابلے میں کامیاب نہیں ہوسکتا ہے۔

○ پیغمبر اکرم (ص) کا یہ جملہ امام مہدی (عج) کی اہم صفت کو بیان فرما رہا ہے کہ آپ ظہور کے بعد تمام لوگوں اور تمام مخالفین کے مقابلے میں غالب اور کامیاب رہیں گے اور کوئی بھی آپ کے مقابلے میں جیت نہیں سکتا ہے۔

○ گذشتہ کلاسوں میں اس سلسلے میں بیان کیا جا چکا ہے کہ امام مہدی (عج) کیسے ساری دنیا کے ظالموں اور ظالموں حکومتوں کے مقابلے میں کامیاب ہونگے اور سب پر غالب آجائیں گے اور کوئی آپ کے مقابلے میں کامیاب نہیں ہوسکے گا۔ لہٰذا یہاں تکرار نہیں کیا جا رہا ہے لیکن بطور خلاصہ روایات کے مطابق امام زمان (عج) بے مثال جسمانی قوت و طاقت کے حامل ہونگے۔ مومنین کے گروہ آپ کی خالصانہ نصرت و مدد کریں گے۔ امام کو غیبی امداد حاصل ہوگی۔ فرشتوں اور جنّات اور دشمنوں کے دلوں میں ڈر و خوف کے ذریعہ مدد کی جائے گی، اسی طرح دنیا کے جدید ترین اسلحے امام کے علم اور حربوں کے مقابلے میں ناکام ہو جائیں

KAREEMA FOUNDATION

گے۔ ان تمام چیزوں کی وجہ سے دشمنوں کا کوئی بھی حربہ امام کے مقابلے میں کارگر نہیں ہوگا اور امام سب کے مقابلے میں کامیاب وکامران ہو جائیں گے۔

○ قابل ذکر ہے کہ آخری زمانہ علم و ٹیکنالوجی کے اعتبار سے بہت آگے نکل رہا ہے اور اس میں ترقی ہوتی جائے گی لہٰذا روایات کے مطابق خداوند عالم اپنے آخری رہبر و حجت کو بھی علم و ٹیکنالوجی کے اعتبار سے اتنے آگے ہونگے کہ ساری دنیا آپ کے مقابلے میں مغلوب ہو جائیں گے اور خود بخود اپنا سر جھکانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ جیسا کہ روایات میں آیا ہے کہ امام مہدی عج کے زمانے تک علم و دانش میں صرف چار کلمے ترقی ہوگی لیکن ظہور کے بعد ۴۷ کلمے ترقی ہو جائے گی اور یہی چیز ان کی کامیابی کا ایک سبب ہوگا۔ (مجلسی، محمد باقر، بحار الانوار، ج ۴۲، ص ۳۲۷)

KAREEMA FOUNDATION

29- امام مہدی(عج)، حجت و نورالٰہی ہیں

گذشتہ کلاس میں بیان کیا گیا تھا کہ امام مہدی (عج) سب پر غالب رہیں گے کوئی بھی آپ کو مغلوب نہیں کر سکے گا اور متعدد طریقوں سے مدد و نصرت کئے جائیں گے جس کی وجہ سے ہر میدان میں کامیاب رہیں گے۔

آج کی کلاس میں ایک اور خصوصیت کا ذکر کیا جارہا ہے؛ جس کو پیغمبر اکرم (ص) نے یوں بیان فرمایا ہے کہ 👉

«مَعَاشِرَ اَلنَّاسِ اَلنُّورُ مِنَ اَللَّه عَزَّ وَ جَلَّ فِيَّ مَسْلُوكٌ ثُمَّ فِي عَلِيٍّ- ثُمَّ فِي اَلنَّسْلِ مِنْهُ إِلَى اَلْقَائِمِ اَلْمَهْدِيِّ اَلَّذِي يَأْخُذُ بِحَقِّ اَللَّه وَ بِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَنَا لِأَنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ جَعَلَنَا حُجَّةً عَلَى اَلْمُقَصِّرِينَ وَ اَلْمُعَانِدِينَ وَ اَلْمُخَالِفِينَ وَ اَلْخَائِنِينَ وَ اَلْآثِمِينَ وَ اَلظَّالِمِينَ مِنْ جَمِيعِ اَلْعَالَمِينَ»

یعنی اے لوگو! اللہ کی طرف جو نور میرے وجود میں آیا ہے، میرے بعد وہ علی (ع) کے وجود میں اور ان کے بعد ان کی نسل میں یہاں تک قائم مہدی (عج) تک پہونچے گا۔ قائم وہی ہوگا جو خدا کے حقّ اور ہمارے تمام حقوق کو واپس حاصل کرے گا۔ اس لئے کہ خدا نے ہم کو تمام مقصرین، معاندین، مخالفین، خائنین، گنہگاروں، ظالموں اور پوری دنیا کے لئے حجت اور دلیل بنایا ہے۔ (الاحتجاج ج ۱ ص ۵۵۔ بحار الانوار، ج ۳۷، ص ۲۱۱)۔

○ پیغمبر اکرم (ص) کے ان جملوں میں امام مہدی (عج) کی کچھ اہم خصوصیات کو بیان کیا جارہا ہے جن میں سے یہ کہ

KAREEMA FOUNDATION

- امام مہدی (عج) بھی پیغمبر اور تمام معصوم اماموں کی طرح انسانی پیکر میں نوری مخلوق ہیں اور تمام چودہ معصوم (ع) کا نور ایک ہی ہے جس اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے پیدا کیا ہے۔
- امام مہدی (عج) تمام پیغمبروں اور اماموں کے حقیقی وارث ہیں۔ان حضرات کے غصب کئے گئے یا ضائع کئے گئے تمام حقوق کو آپ واپس حاصل کریں گے۔
- اللہ تعالیٰ کی جانب سے پیغمبر اکرم (ص) اور دوسرے الہی رہنماوں کی طرح امام مہدی (عج) بھی اللہ کی طرف سے دنیا کے تمام طرح کے لوگوں کے سامنے حجت اور دلیل ہیں۔ یعنی ۱۴ معصوم (ع) ہی کو معیار بنا کر اوران حضرات کی صفات کو سامنے رکھتے ہوئے دوسرے تمام لوگوں کا فیصلہ اور حساب وکتاب کیا جائے گا۔

○ امام مہدی (عج) خلقت کے اعتبار سے انسانی شکل میں نوری مخلوق ہے۔اور آپ کا نورانی ہونا آپ کے ظہور کے بعد اور واضح ہوگا، جب آپ کا ظہور ہوگا تو پوری دنیا میں نور ہی نور چھا جائے گا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ

«وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجِيءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ»

اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اُٹھے گی اور کتاب کھول کر رکھ دی جائے گی اور پیغمبر اور گواہ (یعنی آئمہ معصومین ع) حاضر کئے جائیں گے اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور بے انصافی نہیں کی جائے گی۔ [سورہ زمر، آیت ٦٩]

○ ظاہری طور پر مذکورہ آیت قیامت کے منظر کو بیان کر رہی ہے لیکن حدیثوں کے مطابق یہ آیت امام مہدی (عج) کے ظہور کے بعد کے حالات کا ذکر کر رہی ہے اور آیت میں جو بیان ہوا ہے کہ "زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی" اس سلسلے میں امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ " اس سے مراد یہ ہے کہ "زمین امام مہدی (عج) کے نور سے جگمگائے

گی" اور آیت میں زمین کے پروردگار سے مراد "امام مہدی (عج) " ہیں۔ راوی نے یہ سن کر سوال کیا کہ اس وقت کیا ہوگا؟ تو امام نے فرمایا "اس وقت لوگوں کو سورج اور چاند کی روشنی کی ضرورت نہیں رہے گی اور سب نورِ امام سے فیضیاب ہونگے"۔(بحارالانوار، ۷، ص۳۲۶)۔ اسی طرح آیت میں حساب وکتاب کی جو بات کہی جارہی ہے اور گواہ یعنی انبیاء اور آئمہ (ع) کے حاضر ہونے کا جو ذکر کیا جارہا ہے وہ بھی ظہور امام مہدی (عج) کے بعد کے لئے ہے کہ اس وقت جب زمین نور سے جگمگا اٹھے گی تو ہر طرف عدل وانصاف ہوگا اور اللہ کی نشانیوں کا ظہور ہوگا، ظلم وستم کا خاتمہ ہوجائے گا۔ علم وعمل کا بول بالا ہوگا کہ ہر طرف نور ہی نور ہوگا اور ہر ایک سے اس کے کئے کا بدلہ لیا جائے گا۔

KAREEMA FOUNDATION

30- امام مہدی(عج)، ولی و حاکم و امین الہی ہیں

گذشتہ کلاس میں بیان کیا گیا تھا کہ امام مہدی (عج) حجت و نورالہی ہیں جس کی روشنی میں تمام دنیا ہدایت پاتی ہے اور ظہور کے بعد سارا جہاں آپ کے نور سے جگمگائے گا۔

آج کی کلاس میں چند دوسری خصوصیات کا ذکر کیا جارہا ہے؛ جن کو پیغمبر اکرم (ص) نے یوں بیان فرمایا ہے کہ 👇

«أَلا وَإِنَّهُ وَلِيِّ اللهِ فِي أَرْضِهِ، وَحَكَمُهُ فِي خَلْقِهِ، وَأَمينُهُ فِي سِرِّهِ وَ علانِيَتِهِ» " اے لوگو! جان لو کہ ہمارا مہدی (عج) روئے زمین پر اللہ کا ولی ہے۔ وہ اللہ کی طرف سے مخلوقات پر حاکم ہے۔ وہ ظاہری اور پوشیدہ چیزوں میں اللہ کا امین ہے۔

★ پیغمبر اکرم (ص) نے ان جملوں امام زمانہ (عج) کی تین اہم صفات کو بیان فرمایا ہے جو امام کے اہم مقام و منصب بھی ہیں

۱۔ ہمارا مہدی (عج) اللہ کا ولی ہے۔ ۲۔ ہمارا مہدی (عج) اللہ کی طرف سے تمام مخلوقات کے لئے حاکم اور فیصلہ کرنے والا ہے۔ ۳۔ ہمارا مہدی (عج) ظاہری اور پوشیدہ چیزوں میں اللہ کا امین ہے۔

★ "ولی" انسان کے سرپرست کو کہا جاتا ہے جس کو انسان کی ہر چیز پر پورا اختیار ہوتا ہے۔ ولی انسان پر خود اس کی ذات سے زیادہ اختیار رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چونکہ انسان کو پیدا کیا ہے۔ انسان کو وجود بخشا ہے لہٰذا وہ انسان پر سب سے زیادہ حق اور اختیار رکھتا ہے اور انسان کا حقیقی سرپرست وہی "اللہ" ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے "اللہ صاحبان ایمان کا ولی و سرپرست ہے" [سورہ بقرہ، آیت ۲۵۷۔ آل عمران، آیت ۶۸]۔

KAREEMA FOUNDATION

"اللہ کی طرح صرف وہی انسان کا سرپرست اور ولی ہو سکتا ہے جس کو اللہ نے اجازت دی ہو۔ جیسا کہ رسول اور امام علی ع کے لئے فرمایا ہے کہ "تمہارا ولی اللہ اور رسول اور وہ ہے جو حالت رکوع میں زکات دیتے ہیں" [مائدہ آیت ۵۵]۔

حضرت امام مہدی (عج) سلسلہ امامت کی آخری کڑی ہے اور آپ ہی تمام پیغمبروں اور اماموں کے وارث ہیں لہٰذا ان سب کی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی اپنی جانب سے "ولی" بنایا ہے لہٰذا گیارہویں امام کے بعد غیبت کے زمانے میں اور ظہور کے بعد صرف اور صرف آپ کی "ولی خدا" ہیں۔ آپ ہی کو تمام لوگوں پر ان کے نفسوں سے زیادہ اختیار ہے۔

رسول اور اماموں کے "ولی اللہ" ہونے کا ایک مطلب یہ ہے کہ یہ حضرات ایک طرف اللہ تعالیٰ کی ذات سے گہرا رابطہ رکھتے ہیں اور دوسری طرف اللہ کے بندوں سے ملے ہوئے ہوتے ہیں لہٰذا اللہ کی طرف سے ہدایت، حکومت، دین و دنیا کے انتظام، لوگوں کے لئے رحمت و برکت و لطفِ الٰہی کو پہونچانے وغیرہ میں ذریعہ ہوتے ہیں۔ اور انسانیت کو کمال تک پہونچا کر رحمت الٰہی میں داخل کرتے ہیں۔ لہٰذا امام کے ولی ہونے کا یہ مطلب ہے کہ وہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ سے مربوط ہوتا ہے اور دوسری طرف اللہ کے بندوں کا سرپرست اور مولا ہوتا ہے۔

جب ہم "اشہد ان علی ولی اللہ" کہتے ہیں تو یہ کلمہ ہم کو امام اور اللہ سے نزدیک کرتا ہے۔ چونکہ اس کے ذریعہ ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم اپنے آپ کو اللہ کی طرف سے معین امام اور ولی کی سرپرستی میں دے رہے ہیں۔ اب ہمیں اس راہ میں آنے والی ہر رکاوٹ کو دور کرنے کی کوشش کرنا چاہئے انہیں رکاوٹوں میں سے ایک رکاوٹ "گناہ" ہے۔ اگر ہم ولایت کا کلمہ پڑھتے ہیں اور گناہ پر گناہ بھی کرتے ہیں تو یہ کلمہ صرف زبانی ہے اور عمل میں ہم اللہ اور اپنے امام سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔

KAREEMA FOUNDATION

امام مہدی عج اللہ کی طرف سے حاکم ہیں یعنی اللہ کی تمام مخلوقات کے لئے حکم اور فیصلہ کرنے والے ہیں۔ گذشتہ جملے میں کہا گیا تھا کہ آپ روئے زمین پر اللہ کے ولی ہیں۔ وہاں زمین کے لئے کہا گیا تھا کہ زمین والوں کے لئے امام اللہ کی طرف سے ولایت رکھتے ہیں۔ لیکن یہاں حاکم ہونے کی جو بات کہی جارہی ہے کہ « وَ حَکَمُهُ فِی خَلقِهِ » آپ اللہ کی طرف سے تمام مخلوقات پر حکم کرنے والے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ تمام مخلوقات پر حاکم ہیں۔ ظاہر سی بات ہے کہ مخلوقات کی بات کا دائرہ بڑا ہے اور زمین والوں کی بات کا دائرہ کم ہے۔ اس لئے کہ زمین کی مخلوقات میں صرف زمین پر رہنے والے آتے ہیں باقی آسمانی مخلوق، نورانی مخلوق، دوسری نامعلوم دنیا کی مخلوقات اس میں شامل نہیں ہوتی ہے۔

امام مہدی (عج) تمام مخلوقات پر حاکم ہیں یعنی آپ تمام فرشتوں، انسانوں، حیوانوں، نباتات، جمادات، ظاہری دنیا، باطنی دنیا، نورانی دنیا، معلوم اور نامعلوم دنیا سب پر، تمام موجودات پر اللہ کی طرف سے حاکم، حجت اور فیصلہ کرنے والے ہیں اور اللہ کی ہر طرح کی موجودات پر اس زمانے میں آپ کے حکم اور فیصلہ کو ماننا لازم اور ضروری ہے۔

پیغمبر اکرم (ص) کے ارشاد کے مطابق امام زمانہ (عج) ظاہر اور باطن یعنی ظاہری دنیا اور باطنی دنیا سب جگہ اللہ کے امین ہیں۔ اللہ کی امانت کو اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اللہ کی امانت کیا ہے؟ اللہ کی امانت کائنات کی ہر چیز ہے۔ کائنات کے تمام مادی اور معنوی خزانے ہیں۔ وہ امام وقت کے پاس ہے۔ یعنی اللہ کے تمام خزانوں کے وارث اور امانت دار امام زمانہ (عج) ہیں۔ تمام امانتوں اور خزانوں کی چابیاں امام کے پاس ہیں جیسا کہ روایت میں بھی آیا ہے کہ جب امام (عج) کا ظہور ہوگا تو زمین کے خزانے خود بخود آپ کے سامنے ظاہر ہو جائیں گے۔

KAREEMA FOUNDATION